وَاتَّبِعۡ سَبِيۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَیَّ

[لقمٰن: ۳۱/ ۱۵]

اور اُس کی راہ پر چل جس نے میری طرف رجوع کیا۔!

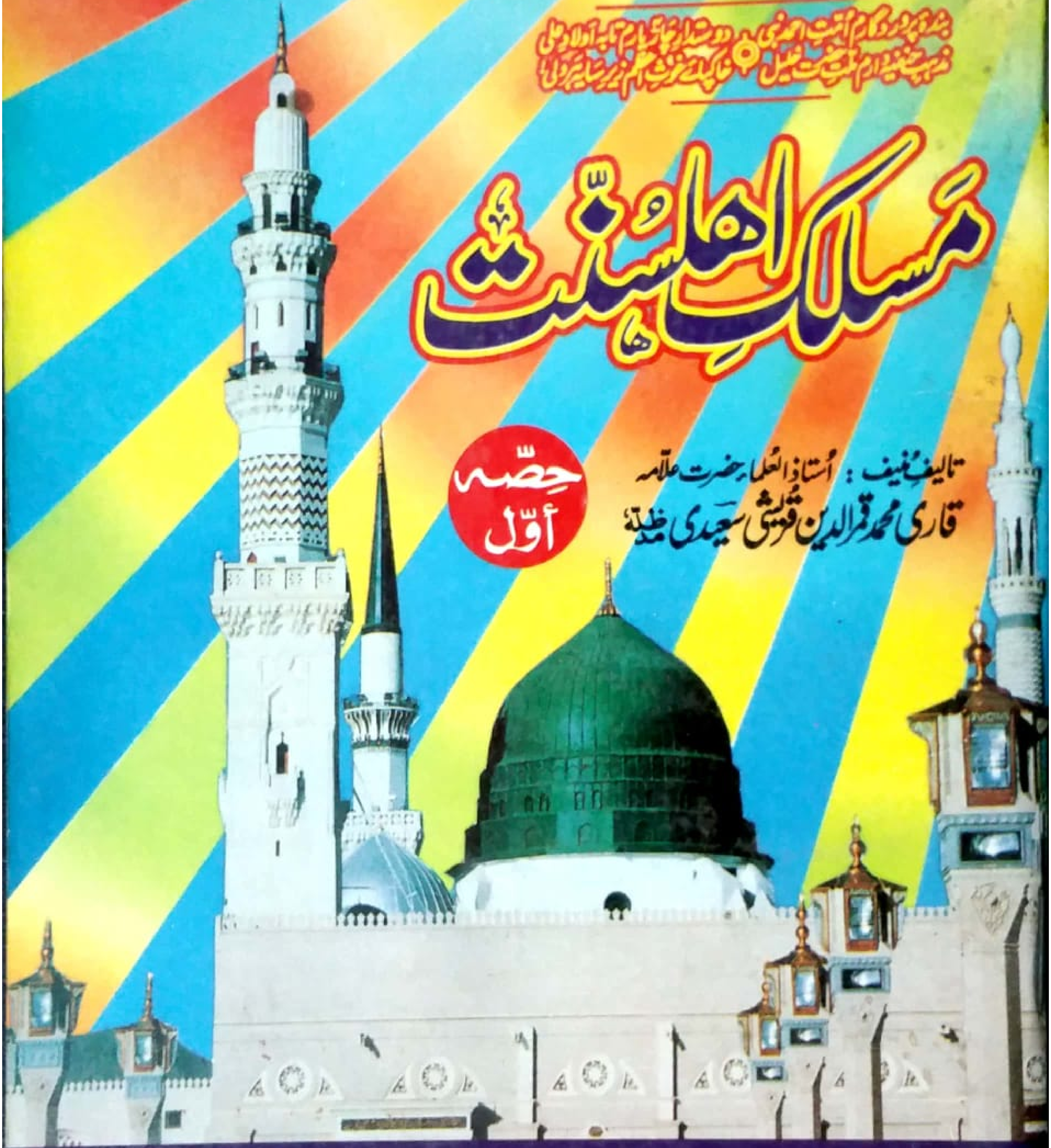
گزارش دستار کی محفل میں نہ کوئی لا کا شور نہ ہو
یہ رنگت ہوں گزاروں میں یہ نور نہ ہو ستاروں میں

بندہ پرور دو گام امتِ احمدی ۝ دوستدارِ چار یار آل و اولادِ علی
مذہب حنفیہ امام حضرت خلیل ۝ خاکپائے غوث اعظم زیر سایہ ہر ولی

مسلکِ اہلسنّت

حصّہ اوّل

تالیفِ منیف: اُستاذ العلماء حضرت علامہ
قاری محمد قمر الدین قریشی سعیدی مدظلہ



ناشر: انجمن تحفّظِ مقامِ مصطفیٰ علیہ التحیّۃ والثناء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
جامع مسجد غوثیہ، خداداد کالونی وارڈ نمبر 6 شیر شاہ روڈ ملتان

وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ

[لقمٰن : ۳۱ / ۱۵]

اور اُس کی راہ پر چل جس نے میری طرف رجوع کیا۔!

بندۂ پروردگارم اُمّتِ احمد نبی ◎ دوستدارِ چار یارم تابہ اولادِ علی
مذہبِ حنفیہ دارم ملّتِ حضرت خلیل ◎ خاکپائے غوثِ اعظم زیرِ سایہ ہر ولی!

گر ارض و سماء کی محفل میں لَوْلَاكَ لَمَا کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہوں گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیّاروں میں!

مسلکِ اھلسنّت

—: حِصّہ اوّل :—

تالیفِ مُنیف : اُستاذ العُلماء حضرت علّامہ

قاری محمد قمرالدین قُریشی سعیدی مدظلّہٗ

—: ناشر :—

انجمن تحفّظِ مقامِ مُصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

جامع مسجد غوثیہ، خداداد کالونی وارڈ نمبر 6 شیر شاہ روڈ ملتان

نام کتاب ——— مسلکِ اہلِ سنّت (حصہ اوّل)

مصنّف ——— علامہ قاری محمد قمرالدین قریشی سعیدی

ناشر ——— انجمن تحفظِ مقام مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء (رجسٹرڈ)

جامع مسجد غوثیہ وارڈ نمبر 6 خداداد کالونی شیر شاہ روڈ ملتان

قیمت ——— Rs 40/00

سال اشاعت ——— ربیع الاول شریف ۱۴۱۹ھ

جولائی ——— ۱۹۹۵ء

ملنے کا پتہ :

انجمنِ تحفظ مقامِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء صلی اللہ علیہ وسلم

جامع مسجد غوثیہ وارڈ نمبر 6 خداداد کالونی

شیر شاہ روڈ ملتان۔

یہ کتاب اصلاحِ عقائد اور حسنِ اعمال پر مدلّل اور جامع ہے۔
اسے توجہ اور ذوق و شوق سے پڑھیں۔ اسے حرزِ جان بنائیں اور
اسکے مسائل کو خوب حفظ کرلیں۔ انشاء اللہ نفع پائیں گے۔
(از مؤلف)

اِنتساب

اپنے والد گرامی

حضرت میاں عبدالرحمٰن صاحب قریشی رحمتہ اللہ علیہ

اور اپنی والدہ ماجدہ مرحومہ و مغفورہ ——————

کے نام !

جن کی مسلکِ حق اہلسنّت سے سچی وابستگی، پاکیزہ نفسی اور صفاء باطنی کی برکت سے مجھے علمِ دین کا ذوق اور مسلکِ حق اہلسنّت کی خدمت کا شرف نصیب ہوا۔

یہی مسلکِ حق اہلسنّت اور علم دین

آج نہ صرف میری پہچان ہے بلکہ یہی میرا اوڑھنا بچھونا ہے۔

اے اللہ ! میرے والدین کو درجاتِ عالیہ پر فائز فرما اور مجھے علماء و صالحین اہلسنّت کے زمرہ عالیہ میں شامل فرما۔

اور تمام اہلِ اسلام کو مسلکِ حق اہلسنّت کی صحیح اور مکمل پیروی نصیب فرما !

آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد قمرالدین قریشی السعیدی عفی عنہ

"ڈھونڈو ...... پاؤ گے"

(جو پانے کی کوشش کرتا ہے وہ ضرور پالیتا ہے)

" مجھے اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی رحمت کاملہ اور حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے توسل پر کامل یقین ہے کہ اگر کوئی راہ حق کا متلاشی میری اس کتاب کو بنظر انصاف پڑھے گا اور ضد و تعصب سے قطع نظر بغور اس کا مطالعہ کرے گا تو انشاء اللہ العزیز جلد از جلد مسلک اہل سنت کو قبول کرنے اور اسے حق تسلیم کرنے سے ہرگز ہرگز سرمو دریغ نہیں کرے گا۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

جس کے سینے میں فروزاں ہے حقیقت کا چراغ
اس کو گمراہ نہ کر پائے گی تصویرِ مجاز!

ھرکہ خواند دعاء طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہ گارم
الہی ! بیامرز ایں ھر سہ را
نویسندہ ، خوانندہ ، بینندہ را

از حضرت توسہ چیز میخواھم
وقت خوش و آب دیدہ و راحت دل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

قَالَ عَلِیٌّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ

رَضِیْنَا قِسْمَۃَ الْجَبَّارِ فِیْنَا
لَنَا عِلْمٌ وَّ لِلْجُھَّالِ مَالٗ

لِاَنَّ الْمَالَ یَفْنِیْ عَنْقَرِیْبٍ
وَ اِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَا یَزَالٗ

قطعہ

ہاتھ فریادی اٹھائے ہیں دعا کے واسطے
کھول دے باب اجابت مصطفےٰ کے واسطے
رزق و روزی علم و عرفاں دین و ایماں کر عطاء
ہر گدائے مصطفےٰ ہر بے نوا کے واسطے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فہرست

صفحہ	عنوان	نمبر شمار

دیباچہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ خَالِقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرَضِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ کَانَ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیۡنَ الۡمَآءِ وَالطِّیۡنِ اَجۡمَلِ الۡاَجۡمَلِیۡنَ اَکۡمَلِ الۡاَکۡمَلِیۡنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحٰبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ○

دین اسلام کو دنیا میں تشریف لائے آج تقریباً" چودہ سو اٹھارہ (۱۴۱۸ ھ) برس گزر چکے ہیں - اس عرصہ میں اس پاک دین نے ہزار ہا بلاؤں سے مقابلہ کیا۔ حضور علیہ السلام کے اس لہلہاتے چمن پر بہت سی تیز آندھیاں آئیں اور اپنا اپنا زور دکھا کر چلی گئیں مگر الحمد للہ یہ چمن اسی طرح سرسبز و شاداب ہے - اس آفتاب پر بارہا تاریک بادل اور غبار آئے مگر یہ آفتاب اسی طرح چمک دمک رہا ہے -

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اور کیوں نہ ہو کہ رب تعالیٰ خود اس دین کی حفاظت و نصرت فرما رہا ہے - ارشاد باری ہے۔ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ○

(الحجر '9/15) " ہم نے ہی قرآن اتارا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں "

کبھی اس پر "یزیدی" بادل آئے ، کبھی " حجاجی " غبار ، کبھی " مامونی " طاقت نے اس کے سامنے آنے کی جرات کی اور اس کو زیر کرنے کی کوشش کی مگر وہ سب کی سب اس پہاڑ سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئیں اور یہ پہاڑ اسی طرح مضبوطی سے اپنی جگہ قائم ہے - اَقَامَہُ اللّٰہُ وَاَدَامَہٗ - " اللہ تعالیٰ اس کو قائم و دائم رکھے "

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی عظیم نشانیوں کی ہمیشہ خود حفاظت فرمائی ہے اور اپنے دین کے آثار کو ہمیشہ باقی رکھا ہے مثلاً -

کبھی خانہ کعبہ پر چڑھائی کرنے والے ہاتھیوں کے سرکش لشکر کو ابابیلوں سے برباد کرا کے کعبہ معظمہ کی حفاظت فرمائی تو کبھی مسجد نبوی میں روضہ اقدس گنبد خضراء کو شہید کرنے کی ناپاک جسارت کرنے والوں کو سانپوں کے ذریعے دور بھگا کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مقدس آرام گاہ کی حفاظت فرمائی۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اسی طرح دین اسلام کے اعتقادات اور اعمال کی بنیادوں کو بھی اللہ تعالی نے محفوظ فرمایا ہے چنانچہ ان اھم بنیادوں کو ھم نے اپنی اس کتاب میں اجاگر کیا ہے۔ اور ھر بنیاد کو "عنوان" کا نام دے کر اس پر روشنی ڈالی ہے۔ اس سے ہمارا مقصود یہ ہے کہ آج کے مادی دور میں جب کہ ہر مرد و زن دنیا سے تو باخبر ہے مگر دین سے بے خبر ہے، وہ اپنے دین کی اصل بنیادوں واقفیت اور آگہی حاصل کرے تاکہ دین کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے ھر مرد و زن کی دنیا بھی سنور جائے اور آخرت کی کامیابی بھی اسے یقینی حاصل ہو جائے۔

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعاء ھے
امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ھے

فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباھی کے قریب آن لگا ہے

ھستی سے ھے تیری رنگ و بو سب کے لئے
طاعت میں ھے تیری آبرو سب کے لئے
ھیں تیرے سوا سب سہارے کمزور
سب اپنے لئے ھیں اور تو سب کے لئے

گر ارض و سماء کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ھو
یہ رنگ نہ ھوں گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

ترا عز لولاکَ تمکین بس است
ثنائے تو طه و یس بس است
چه و صفت کند سعدی ناتمام
علیکَ الصلاۃ اے نبی والسلام

اللہ تعالے سے دعا ھے کہ وہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے طفیل امت مسلمہ اور خصوصا" نوجوان نسل کو اس کتاب سے مستفید ھونے کی توفیق عطاء فرمائے اور اس کتاب کو نافع بنائے ۔ آمین یا رب العلمین بحرمتہ سید الانبیاء والمرسلین صل اللہ علیہ و آلہ وسلم

"گر قبول افتد زھے عزو شرف"

طالب دعاء
خوشہ چین علماء ربّانیین
قاری محمد قمرالدین قریشی السعیدی عفی عنہ
جامع مسجد غوثیہ وارڈ نمبر6' خداداد کالونی
ملتان شریف

تمہید

"بے ادب محروم شد از فضل رب"

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

قَالَ اللّٰہ تعالےٰ۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ۔

(سورہ کہف 29/18)

"اور (اے حبیب! صلی اللہ علیک وسلم) آپ اپنے رب کی طرف سے حق فرما دیجئے جس کا دل چاھے ایمان لائے اور جس کا دل چاھے انکار کردے"۔

قال اللہ تعالے۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○

"اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ھیں ان کے لئے دردناک عذاب ھے"۔

(التوبتہ.61/9)

حدیث شریف ۔ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَھُوَ اٰخِذٌ شَعْرَۃً یَقُوْلُ مَنْ اٰذٰی شَعْرَۃً مِّنْ شَعْرِیْ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ۔ "حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ھے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا اور آپ کے پاس ایک بال مبارک تھا، آپ فرماتے تھے جس شخص نے میرے ایک بال کو تکلیف دی تو اس پر جنت حرام ھے"۔ (کنزالعمال.276/6)۔

حدیث شریف۔ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضور علیہ السلام اور انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ کسی پر مستقل طور سے درود بھیجنا درست نہیں ھے مکروہ ھے۔

2۔ درود شریف اللہ تعالی کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تکریم ھے ۔ علماء نے فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد کا معنی ھے۔ "اے اللہ! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عظمت عطا فرما' دنیا میں ان کا دین بلند کرکے اور ان کی دعوت غالب فرما کر' اور ان کی شریعت کو بقاء عنایت کرکے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر ' ان کا ثواب زیادہ کرکے اور اولین اور آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر' اور انبیاء و مرسلین اور ملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند فرما۔!

(از افادات۔ تفسیر (حاشیہ) خزائن العرفان۔ حضرت صدر الافاضل مفسر قرآن مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ)۔۔

ایک ایمان افروز حدیث

یہاں ایک حدیث پیش خدمت کی جا رہی ھے جس میں حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بلند و بالا شان کا بیان بھی ھے اور درود شریف نہ پڑھنے والے کے لیے ایک سخت وعید بھی مذکور ھے۔ ملاحظہ ہو۔۔

عَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّيقَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَخِيْطُ شَيْأً فِي السَّحْرِ فَسَقَطَتِ الْاِبْرَةُ وَطَفِئَى السِّرَاجُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَضَاءَ الْبَيْتُ مِنْ نُوْرِ وَجْهِهٖ فَوَجَدْتُ الْاِبْرَةَ فَقُلْتُ مَا اَضْوَءُ بِوَجْهِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْوَيْلُ لِمَنْ لَّمْ يَرَنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ قَالَتْ كُنْتُ وَمَنِ الَّذِيْ لَمْ يَرَكَ يَومَ الْقِيٰمَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الْبَخِيْلُ! قُلْتُ وَمَنْ هُوَ الْبَخِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰه؟ قَالَ الَّذِيْ اِذَا ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔ (بحوالہ۔ نزھتہ الناظرین فی الاخبار والآثار المرویۃ عن الانبیاء والصالحین مطبوعہ مصر۔ ص۔31)۔۔

" حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ھے ' فرمایا کہ سحری کے وقت میں کچھ سی رہی تھی ' سوئی میرے ہاتھ سے گر گئی اور چراغ بھی بجھ گیا پھر تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ و آلہ و سلم گھر میں تو میرا کمرہ روشن ھو گیا حضور کے چہرہ مبارک کے نور سے ۔ پس تلاش کر لی میں نے سوئی ' پھر عرض کی میں نے ' کیسا خوب روشن ھے آپ کا چہرہ مبارک یا رسول اللہ ! پھر آپ نے فرمایا ھلاک ھو گیا وہ شخص جو قیامت کے دن مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ عرض کی میں نے کون ھے وہ جو نہیں دیکھے گا قیامت کے دن آپ کو یا رسول اللہ ! فرمایا بخیل ! میں نے عرض کی کون ہے وہ بخیل یا رسول اللہ ! فرمایا وہ شخص کہ جب میرا ذکر کیا گیا ہو اس کے پاس تو درود شریف اس نے مجھ پر نہیں پڑھا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)۔ !

اس ایمان افروز اور سبق آموز حدیث سے درج ذیل مسائل بخوبی ثابت ھو رہے ہیں

مسئلہ : 1 اس حدیث سے ثابت ہوا کہ " سینا پرونا " امہات المومنین اور صحابیات رضوان اللہ علیہن اجمعین کی سنت مبارکہ ہے۔

مسئلہ نمبر: 2 حضور علیہ الصلوۃ والسلام نور ھیں۔ آپ کے چہرہ انور کے نور سے گھر روشن ھو گیا جس سے گمشدہ سوئی تلاش کر لی گئی۔

مسئلہ نمبر: 3 جو شخص حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر درود پاک نہیں پڑھے گا وہ بخیل ھے اور اس کے لئے بڑی خرابی ھے کہ قیامت کے دن وہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دیدار سے محروم رھے گا اور آپ کو نہیں دیکھ سکے گا۔

سوزن گمشدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے
رات کو صبح بناتا ھے اجالا تیرا

مسئلہ : 4 درود پاک ھر زبان اور ھر صیغہ میں ' بیٹھ کر ' کھڑے ھو کر لیٹ کر یا چلتے پھرتے پڑھنا ھر طرح سے جائز ھے ۔ باوضو ھو کر درود پڑھنا بہت ثواب اور برکت کا موجب ھے تاھم بغیر وضو کے بھی درود پڑھنا جائز ھے ۔

دور و نزدیک ہر طرح سے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یکساں سنتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسی قوت سماعت سے نوازا ہے کہ دور ہو یا نزدیک آپ ہر جگہ سے یکساں سنتے ہیں بلکہ بعد از وصال بھی آپ کی سماعت میں کوئی فرق نہیں آیا اور گنبد خضریٰ میں اپنے امتی کا درود و سلام ہر جگہ سے آپ خود سنتے ہیں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ۔ قُلْنَا وَ بَعْدَ وَفَاتِکَ ؟ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ ، اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ۔

(بحوالہ. جلاء الافھام۔ لابن قیم الجوزیہ، ص ۶۳، طبع بیروت)

ترجمہ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو مجھ پر درود شریف پڑھے گا مگر اس کی آواز مجھ پر پہنچتی ہے یعنی میں اس کی آواز کو سنتا ہوں چاہے وہ کہیں ہو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وفات کے بعد بھی (سنیں گے) فرمایا وفات کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے زمین پر کہ انبیاء کے جسم کو کھائے

اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

حدیث عَنْ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً قَضَیْتُ لَہٗ مِئَۃَ حَاجَۃٍ

۔(بحوالہ خصائص کبریٰ ص ۲۶)

حدیث :

لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ۔

(بحوالہ حجۃ اللہ علی العلمین مطبوعہ مصر، ص ۷۱۳)

(ترجمہ) حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو شخص ایک دفعہ مجھ پر درود شریف پڑھے ایک سو حاجت اس کی میں پوری کروں گا

(ترجمہ) نہیں ہے کوئی بندہ جو مجھ پر درود شریف پڑھے گا مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے جہاں سے بھی پڑھے۔!

فوائد و مسائل

نمبرا یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قوۃ باصرہ اور قوۃ سامعہ عام انسانوں کی سی نہیں ہے

نمبر۲ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دور و نزدیک سے یکساں سنتے ہیں اور دور و نزدیک کو یکساں دیکھتے ہیں۔

نمبر۳ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم درود پڑھنے والے کی آواز کو سنتے ہیں اور قیامت تک سنتے رہیں گے۔

نمبر۴ یہ کہ ہر نماز کے بعد یہ درود شریف صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ پڑھنا حضور علیہ السلام کو بہت ہی پسند ہے۔

نمبر۵ یہ کہ انبیاء کرام و اولیاء عظام بالاجماع اپنی قبروں میں زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں اور اعمال مبارکہ بجالاتے ہیں جیسا کہ دنیا میں بجالاتے رہے۔

نمبر۶ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مظہر صفات الہیہ ہیں اللہ تعالی کی صفات کا ظہور مصطفے کریم کی ذات سے ہوتا ہے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ذات کبریا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گنبد خضری میں درود سناسکتی ہے وہی ذات قدسیہ ہر جگہ سے قریب و بعید سنانے پر قدرت رکھتی ہے

سوال ۔ کچھ لوگوں کا تاثر یہ ہے کے کسی ولی یا نبی کو دور سے یہ سمجھ کر پکارنا کہ وہ اس آواز کو سنتے ہیں شرک ہے کیوں کہ دور کی آواز سننا تو خدا ہی کی صفت ہے غیر خدا میں یہ طاقت ماننا شرک ہے ؟

جواب - دور سے آواز کو سننا ہرگز خدا کی صفت نہیں کیونکہ دور سے تو آواز وہ سنیں جو پکارنے والے سے دور ہو رب تعالیٰ تو شہہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْد -

(ترجمہ) اور ہم تو شہہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں اور بھی آیات و احادیث و تفاسیر میں یہ مضمون موجود ہے لہٰذا پروردگار تو قریب ہی کی آواز سنتا ہے ہر آواز اس سے قریب ہی ہوتی ہے کہ وہ خود قریب ہے تو اگر مان بھی لیا جائے کہ دور کی آواز سننا اس کی صفت ہے تو قریب کی آواز سننا بھی تو اس کی صفت ہے لہٰذا چاہیے کہ قریب والے کو بھی سامع سمجھ کر نہ پکارو ورنہ تم مشرک ہو جاؤ گے غور تو کرو اولیاء اللہ کے لیے دور و نزدیک یکساں ہیں جب ان کی نظر دور و قریب کو یکساں دیکھ سکتی ہے تو اگر ان کے کان دور و قریب کی آواز سن لیں تو کیوں شرک ہو گا ۔ یہ وصف ان کو بہ عطائے الٰہی حاصل ہوا ۔

اب ہم دکھاتے ہیں کہ دور کی آواز انبیاء و اولیاء سنتے ہیں تفسیر روح البیان و جلالین شریف مدارک وغیرہ تفاسیر میں زیر آیت وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ ہے کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ بنا کر پہاڑ پر کھڑے ہو کر تمام روحوں کو آواز دی کے اللہ کے بندو چلو قیامت تک جو بھی پیدا ہونے والے ہیں سب نے وہ آواز سن لی ۔ جس نے لبیک کہہ دیا وہ ضرور حج کرے گا اور جو روح خاموش رہی وہ کبھی حج نہیں کر سکتی ۔ کہیے یہاں تو دور کے علاوہ پیدائش سے پہلے سب نے حضرت خلیل علیہ السلام کی آواز سن لی کیا یہ بھی شرک ہوا ۔ اسی طرح حضرت خلیل علیہ السلام نے بارگاہ رب جلیل میں عرض کیا کہ مولیٰ مجھ کو دکھادے کہ تو مردے کس طرح زندہ فرمائے گا تو حکم ہوا کہ چار پرندوں کو ذبح کے ان کے گوشت چار پہاڑوں پر رکھو ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا تم انہیں پکارو دوڑتے ہوئے آئیں گے تو کیا اولیاء اللہ

ان جانوروں سے بھی کم ہیں آج ایک شخص لندن میں بیٹھ کر بذریعہ ٹیلیفون کے آدمی سے بات کرتا ہے اور یہ سمجھ کر اس کو پکارتا ہے کہ ہندوستان کا آدمی اس آلہ کے ذریعے میری بات سنتا ہے یہ پکارنا کیسا ہوا؟ حالانکہ قوۃ نبوۃ ٹیلیفون کی قوت سے زیادہ ہے اور حضرات انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام اس قوت خداداد سے ہر ایک آواز سنتے ہیں۔ پھر پکارے یا رسول اللہ الغیاث تو کیوں شرک ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک سفر میں جاتے ہوئے ایک جنگل میں چیونٹی کی آواز دور سے سنی وہ کہتی ہے۔

يَآ اَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۔

(پارہ نمبر19 سورہ نمل)

(ترجمہ) اے چیونٹیو اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر بے خبری میں۔

تفسیر روح البیان وغیرہ میں اسی آیت کے ماتحت ہے کہ آپ نے تین میل سے چیونٹی کی آواز سنی خیال تو کرو کہ چیونٹی کی آواز اور تین میل کا فاصلہ کیسے یہ شرک ہوا کہ نہیں۔؟ مشکوۃ شریف باب اثبات عذاب القبر میں ہے کہ دفن کے بعد میت قبر میں سے باھر والوں کے پاؤں کی آواز سنتا ہے اور زائرین کو دیکھتا و پہچانتا ہے۔ اسی لیے قبرستان میں جا کر اھل قبور کو سلام کرنے کا حکم ہے اللہ کا ولی خدائی طاقت سے دیکھتا سنتا اور چھوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنی قوۃ سے طاقت عطا فرمائے وہ اگر دور سے سن لے تو کیوں شرک ہے اور دوربین سے دور کی چیزیں دیکھتے ہیں ریڈیو۔ ٹیلیفون سے دور کی آواز سنتے ہیں تو کیا نور نبوۃ و نور ولایت کی طاقت۔ بجلی کی طاقت سے بھی کم ہے

"اَلْعَاقِلُ تَكْفِيْهِ الْاِشَارَةُ"

"عقلمند را اشارہ کافی است"

ہر مرض کی دوا ہے لیکن حماقت کی نہیں۔

عقل کے اندھوں کی ہو اصلاح ممکن ھی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو بڑی شان ہے حضور کے درباریوں کی قوۃ سماعت کا یہ حال ہے ۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَکاً اَعْطَاہُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ کُلِّھَا وَھُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا مِتُّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُصَلِّی عَلَیَّ صَلٰوۃً اِلَّا سَمَّاہُ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ قَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ فُلَانٌ کَذَا وَکَذَا (بخاری فی التاریخ ، جلاء الافہام ابن قیم ؒ ، ص ۴۹ خصائص کبری ۔ ص ، ۲۸۰/۲ ۔)

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالٰی کا ایک فرشتہ ہے جس کو تمام مخلوقات کی قوۃ سماعت عطا ہوئی ہے اور وہ میرے روضہ انور پر میری وفات سے لے کر قیامت تک قائم رہے گا جو بھی مجھ پر درود پڑھے گا مگر وہ فرشتہ اس کا نام اور اس کے باپ کا نام لیکر کہے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلاں بن فلاں نے آپ پر اس طرح درود بھیجا ہے

ع

یا آدم است با پدر انبیاء خطاب
یا ایھا النبی خطاب محمد است

ع

بمصطفٰے برساں خویش راکہ دین ھم اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

۷۰ ہزار صبح اور ۷۰ ہزار فرشتے رات کو حضور پر درود پڑھتے ہیں

حدیث ۔ اِنَّ کَعْبًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَذَکَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَعْبٌ مَا مِنْ فَجْرٍ یَطْلَعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ یَحِفُّوْنَ بِقَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْرِبُوْنَ بِاَ جْنِحَتِھِمْ ،

وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا حَتّٰى يَحِفُّوْنَ بِالْقَبْرِ الشَّرِيْفِ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِاللَّيْلِ وَسَبْعُوْنَ اَلْفًا بِالنَّهَارِ حَتّٰى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ -

(حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ مطبوعہ مصر، ص ۲۱۲)

ترجمہ ۔ حدیث شریف میں ہے حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک شروع ہو گیا پھر حضرت کعب نے فرمایا کوئی فجر طلوع نہیں ہوتی مگر فرشتوں میں سے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں حضور علیہ السلام کی قبرانور پر اپنے نورانی پروں سے مزار اقدس کو ڈھانپ لیتے ہیں اور درود شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھتے ہیں یہاں تک کے شام ہو جاتی ہے پھر ستر ہزار فرشتے آسمانوں پر چڑھ جاتے ہیں اور رات کو پھر ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں یہاں تک کہ قبر شریف کو اپنے نورانی پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ستر ہزار فرشتے تو اس طرح ستر ہزار فرشتے رات کو اور ستر ہزار فرشتے دن کو یہاں تک کے جب قبرانور قیامت کے دن کھلے گی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں باہر تشریف لائیں گے اور فرشتے اپنے نورانی پروں سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ڈھانپ رہے ہوں گے ۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن قبرانور سے باوضو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں اٹھیں گے اور فرمایا اگر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام میری قبر پر آکر سلام کریں گے تو میں ان کو سلام کا جواب دوں گا سبحان اللہ ۔

غالب ثناء خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

حق جلوہ گرز طرز بیان محمد است
آرے کلام حق بہ زبان محمد است

فرشتے جو حضور علیہ السلام کی بارگاہ اقدس میں درود شریف پہنچاتے ہیں یہ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم اور اعزاز کے لیے فرشتوں کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے قیامت تک پڑھتے رہیں گے اور امت کا درود پہنچاتے رہیں گے مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ حضور علیہ السلام امت کا درود خود نہیں سنتے بے شمار احادیث سے ثابت کر دیا ہے کہ حضور خود بھی بنفس نفیس درود پاک سنتے ہیں یہ سب بہ عطائے الٰہی اور بیا عَلّام اللّٰہ ہوتا ہے۔

حضرت شیخ المشائخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرہ کے ساتھ تصور کریں اور الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی دائیں اور الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی بائیں اور الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ کی ضرب دل پر لگایئے۔

اس سے ثابت ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دور اور نزدیک سے پڑھنا جائز اور باعث ثواب ہے۔ (کتاب ضیاء القلوب مصنف حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔ ص ۸۱)۔ اب اور سنئے اوراد فتحیہ میں سترہ مرتبہ حرف ندا " یا " کے ساتھ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ' الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ ' الصلوۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ وغیرہ پیارے پیارے مختلف القاب سے پڑھا جاتا ہے۔ اور اس کی سند جناب زبدہ مفسرین و قدوہ محدثین حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف کردہ کتاب " انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ " ۔ ص ۱۲۵۔ میں لکھی ہے کی یہ اوراد شریف ایک ہزار چار سو ولی کامل کی کلام کا مجموعہ ہے۔ حضرت امیر کبیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جامع اوراد فتحیہ نے تین دفعہ تمام

روئے زمین کی سیر کی - اور آپ سے ہی منقول ہے کہ جب میں بارھویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا اور مسجد اقصیٰ میں پہنچا تو خواب میں دیکھا سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میری طرف تشریف لا رہے ہیں - میں آگے بڑھا اور سلام عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا -
" خُذْ هٰذَا الْفَتْحِيَّه " اس فتحیہ کو پکڑ لے - جب میں نے لے کر دیکھا' تو بعینہ وہی اوراد تھے جو پہلے اولیاء کرام سے مجھے ملے تھے - اس واسطے تبرکا" و تیمنا" اوراد الفتحیہ رکھا۔
اللہ اللہ کیا شان ہے اس وظیفہ کی - جس میں الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا جاتا ہے - ؎

الٰہی بنام امیر کبیر
بہ بخشا گناہ صغیر و کبیر

نالہ امدادیہ - ص ۲۲۳ - پر ایک مناجات میں بدرگاہ رسالت میں اشعار لکھتے ہیں - پہلا شعر یہ ہے - ؎

اے رسول کبریا فریاد ہے
یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے ﷺ

مطبوعہ مکتبہ تھانوی کراچی - حدیث شریف میں ہے کہ جو حاجت بوسیلہ درود شریف کوئی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ روا فرماتا ہے - اور جو کوئی کثرت سے درود شریف پڑھے گا اس کے سب مطالب اللہ تعالیٰ پورے فرمائے گا - اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ " میں نے جو کچھ پایا ہے - کثرت درود شریف سے پایا ہے - درود شریف ہر مرض کی دوا ہے اور ہر درد کی شفاء ہے - (شوارق الایمان' ص ۱۲۰ -) ؎

تم اگر یہ چاہتے ہو رحمتوں کا ہو ورود
تو میرے محبوب پر اک بار پڑھ ڈالو درود

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

نعت شریف

کہیں کس کو دوائے درد ھجراں یا رسول اللہ
دکھانا مجھ کو بھی وہ روئے تاباں یا رسول اللہ
سنا ھے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ھیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یا رسول اللہ
کبھی تو رحم آجائے مری آشفتہ حالی پر
کبھی تو ھو گزر سوئے غریباں یا رسول اللہ
دکھاتا پھر رہا ہوں کب سے ان سینے کے داغوں کو
سلے گا کب مرا چاک گریباں یا رسول اللہ
تمہارا ذکر کرتا جاؤں گا میدان محشر میں
یہی تو ہے مری بخشش کا ساماں یا رسول اللہ
کیا ھے نام لیوؤں میں شامل اپنے اعظم کو
نہ بھولوں گا قیامت تک یہ احسان یا رسول اللہ
" دکھانا مجھ کو بھی وہ روئے تاباں یا رسول اللہ "

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

سلطان العارفین قطب الاقطاب حضور غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہ رسالت میں رقمطراز ھیں۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا

يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِي فِيْ بَحْرِ غَمٍّ مُّغْرَقٍ
خُذْ يَدِيْ سَهِّلْ لَّنَا اَشْكَالَنَا

تو نمی دانی که عهدما با ماچه کرد
از جمالِ مصطفیٰ بیگانه کرد

عمدۃ المفسرین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دھلوی رحمتہ اللہ علیہ نے بارگاہ رسالت ماب میں یوں عرض کیا۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من و جھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اب سوچو الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کا ثبوت ملا یا نہ؟ حرف ندا " یا " کے ساتھ الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ ھر جگہ ہر وقت میں پڑھنا جائز ہوا یا نہ۔؟

من آنچه شرط بلاغ است باتومی گویم
تو خواه از سخنم پند گیر خواه ملال

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا" كَثِيْرًا" دَائِمًا" اَبَدًا" لَا يَنْقَطِعُ عَدَدَ مَا كَانَ وَعَدَدَ مَا يَكُوْنُ وَعَدَدَ مَا هُوَ كَائِنٌ فِي عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ آمين بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٥ !

عنوان نمبر۲

تقبیل ابہامین یعنی انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا اور اس کے فوائد

لب پہ آجاتا ہے جب نام جناب
منہ میں گھل جاتا ہے شہد نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جان بیتاب
اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

(از اعلیحضرت رحمتہ اللہ علیہ)

حدیث نمبر۱ = صلوۃ مسعودی جلد دوم باب بستم بانگ نماز میں ہے۔

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ وَوَضَعَ اِبْھَامَیْہِ عَلٰی عَیْنَیْہِ فَاَنَا طَالِبُہٗ فِی صُفُوْفِ الْقِیٰمَۃِ وَقَائِدُہٗ اِلَی الْجَنَّۃِ ۔

(ترجمہ)= حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص ہمارا نام اذان میں سنے اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے تو ہم اس کو قیامت کی صفوں میں تلاش فرمائیں گے اور اس کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔

نمبر۲ = شامی جلد اول باب الاذان میں ہے۔

یُسْتَحَبُّ اَنْ یُّقَالَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاُوْلٰی مِنَ الشَّھَادَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعِنْدَ سِمَاعِ الثَّانِیَۃِ مِنْھَا قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَیِ الْاِبْھَامَیْنِ عَلَی الْعَیْنَیْنِ فَاِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ یَکُوْنُ قَائِدًا لَّہٗ اِلَی الْجَنَّۃِ

(ترجمہ)= اذان کی پہلی شہادت پر یہ کہنا مستحب ہے صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور دوسری شہادت کے وقت یہ کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پھر اپنے انگوٹھے کے ناخن چوم کر اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ تو

حضور علیہ السلام اس کو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جاہیں گے انگوٹھے چومنا مرد اور عورت سب کے لئے ایک ہی حکم ہے۔

جیکر چاہیں احمد کوں ملنا احمد نام پکیندی رہیں
جتھاں آوے نام محمد چم انکھیاں تے لیندی رہیں
احمدی بہندی صفت و ثنا کرایں عربی تے صل علی پڑھ
فاتبعونی سرکوں جھکا کر یحبب درجے بنیدی رہیں
من توں یا نبی چارے ھن اے دین دے چار منارے
صدیق رضی اللہ عنہ عمر عثمان پیارے حیدر کو پکریندی رہیں

نمبر۳ = وَذَکَرَ الدَّیْلَمِیُّ فِی الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِی بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا" مَنْ مَّسَحَ الْعَیْنَ بِبَاطِنِ اَنْمِلَۃِ السَّبَّابَتَیْنِ بَعْدَ تَقْبِیْلِھِمَا عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَقَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا" عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا" وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ نَبِیًّا" حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ (الطحاوی مطبوعہ، مصر ص ١١)۔

(ترجمہ)= امام الدیلمی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب فردوس میں سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے مرفوعا" ذکر فرمایا جو شخص سبابتین انگلیوں کے اندر کی طرف سے چوم کر بوقت موذن کے کہنے پر کہے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور کہے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ کہے بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں ' اللہ کے رب ہونے پر میں راضی ہوا اور اسلام کے دین ہونے پر میں راضی ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر میں راضی ہوا تو واجب ہو گئی اسکے لیے میری شفاعت۔ بے شمار کتابوں میں انگوٹھے چومنے کا مسئلہ موجود ہے اور مستحب ہے ہمیشہ سے بزرگان دین رحمھم اللہ اجمعین کا معمول ہے اور حضرت آدم علیہ السلام اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت ہے اس کے بے شمار فوائد ہیں دنیاوی اخروی برکتیں رحمتیں ہیں اس نیک کام کو کیوں ترک کیا

جائے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے = وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصَّالِحِيْنَ۔

(ترجمہ)= اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں اور یہ لوگ نیک ہیں

علماء ربانیین نے نقل کیا ہے حضرت خضر علیہ السلام سے کہ فرمایا آپ نے جس نے کہا بوقت موذن کے سننے کے جب کہتا ہے۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرْحَبًا بِحَبِيْبِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ثُمَّ يُقَبِّلُ اِبْهَامَيْهِ وَيَجْعَلُهُمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَرْمَدْ اَبَدًا۔

(ترجمہ)= حضرت خضر علیہ اسلام سے روایت ہے کہ جو شخص موذن کو یہ کہتے ہوئے سنے اشہد ان محمد رسول اللہ تو کہے مرحبا میرے حبیب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک محمد ابن عبداللہ اپنے انگوٹھوں کو چومے اور اپنی آنکھوں سے لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام کے نام مبارک پر انگوٹھوں کو یا انگلیوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانے کے کتنے فوئد ہیں اور موجب اجر و ثواب و خیر و برکت اور شفاء ہے مشتے نمونہ از خروارے = بخوف طوالت انہی احادیث پر اکتفا کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) بِجَاہِ نَبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عنوان نمبر ۳

شان صحابہ کرام کتاب و سنت و اجماع امت کی روشنی میں۔

اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمْ اِقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ۔

معنی۔ میرے صحابہ ستاروں کی طرح روشن ہیں پس ان میں سے جس کی تم اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر
ابوبکر همچو کعبه عمر درطوف او
عثمان آب زمزم علی حج اکبراست

یوں تو تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عادل اور آسمانوں پر ستاروں کی مانند روشن ہیں۔ فرمان رب تعالیٰ ہے۔ وکلا وعداللہ الحسنی اللہ تعالیٰ نے سب کے ساتھ جنت کا وعدہ فرما رکھا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر تابعی اور محدث ہیں آپ نے فرمایا۔ اَلْغُبَارُ الَّذِیْ دَخَلَ اَنْفَ فَرَسِ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خَیْرٌ مِّنْ اُوَیْسِ نِ الْقَرْنِیْ وَعُمَرَنِ الْمَرْوَانِی یعنی غباریکہ دربنی اسپ معاویہ رضی اللہ عنہ داخل شدہ بہتراست از اویس قرنی و عمر مروانی۔

(ترجمہ)= وہ غبار جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا وہ بہتر ہے۔ حضرت اویس قرنی اور حضرت عمر مروانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

تمام صحابہ میں حضور کے چار یار افضل ہیں۔

اِنَّ اَفْضَلَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ صَحَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی اس امت کے افضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں۔ صحابی کی تعریف اس طرح ہے وَالصَّحَابِیُّ مَنْ لَقِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْلِمًا "ثُمَّ مَاتَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ عُدُوْلٌ۔

(ترجمہ)= اور صحابی وہ ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسلام کی حالت میں ملاقات کی اور اسلام پر موت واقع ہوئی اور تمام صحابہ صاحب عدل ہیں۔ طبقات الشافیعہ الکبری الامام سبکی رحمتہ اللہ علیہ جلد چہارم مطبوعہ مصر، ص ۱۲۲ پر رقمطراز ہیں۔ وَاِنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ۔

(ترجمہ)= رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ افضل حضرت ابوبکر پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنھم اجمعین۔

مشکوۃ شریف ص ۵۵۵' پر ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ۔

(ترجمہ)= حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی قوم کو یہ حق نہیں ھے کہ جس میں ابوبکر صدیق ہوں اور ان کے سوا کوئی اور نماز کی امامت کرے۔

حضرت شیخ الشیوخ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ موے زئی شریف قدس سرہ مکتوبات شریف ص ۱۰۵' پر فرمایا از حضرت ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى اَحَدٍ اَفْضَلَ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَبِيًّا" مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَفْضَلَ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(ترجمہ)= حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں طلوع ہوا سورج اور نہ غروب ہوا اوپر کسی کے جو افضل ہو ابی بکرن الصدیق رضی اللہ عنہ سے' مگر یہ کہ ہو نبی اور نہیں طلوع کیا سورج نے کسی پر بعد انبیاء اور مرسلین کے جو افضل ہو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ' مکتوبات شریف ص ۵۶' پر ارشاد فرماتے ہیں۔ پیغمبر فرمودہ علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام کہ امت من بر ہفتاد وسہ فرقہ متفرق شوند کہ ھمہ ایشاں در آتش باشند مگر یک فرقہ ناجیہ پرسیدند کہ آں فرقہ ناجیہ چہ کسانند فرمود علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام آنانند کہ

باشند بر مثل آنچه من بر آنم واصحاب من بر آنند علیه وعلی اله الصلوۃ والسلام وآن فرقہ ناجیہ اھلسنت وجماعت اند کہ ملتزم متابعت آنسرور علیہ الصلوۃ والسلام ومتابعت اصحاب آنسرور علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام ۔ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰی مُعْتَقِدَاتِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَاَمِتْنَا فِی زُمْرَتِھِمْ وَاحْشُرْنَا مَعَھُمْ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔

(ترجمہ)= حضرت امام ربانی سرھندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ پیغمبر نے فرمایا علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام کہ میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے تمام دوزخ میں ہوں گے مگر ایک فرقہ نجات پانے والا ہو گا لوگوں نے عرض کی پوچھا کہ وہ فرقہ نجات پانے والا کون لوگ ہیں فرمایا علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام نے وہ لوگ ہیں جو میرے طریقے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہیں ۔ علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام اور وہ ایک فرقہ نجات پانے والا اھل السنۃ والجماعۃ ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور حضور کے اصحاب ؓ کے طریقہ کو لازم پکڑتے ہیں ۔ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سنت و جماعت کے اعتقادات کے تحفظ کے لیے دعا بھی فرمائی ۔

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰی مُعْتَقِدَاتِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَاَمِتْنَا فِیْ زُمْرَتِھِمْ وَاحْشُرْنَا مَعَھُمْ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّاب۔

نجات دو عالم کی تدبیر کیا ہے
اجی طاعت حکم خیرالورای ہے

حضرت شیخ المشائخ قبلہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ موے زئی شریف والے مکتوب شریف ص ۳۸ ۔ پر مذھب حنفی اور مسلک اھل سنت و جماعت اور شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے لیے بہت حسین دعا فرمائی ۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلَى الشَّرِيْعَةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِعْتِقَادًا وَّ قَوْلًا وَّ فِعْلًا" وَ حَالًا ظَاهِرًا" بَاطِنًا" رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً "اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (دوسری دعاء) = اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰى اِعْتِقَادِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَمَذْهَبِ اَئِمَّةِ الْحَنَفِيَّةِ وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَاحْشُرْنَا عَلَيْهَا۔ اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ بِجَاهِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰى طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ يُبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاهَدَتِكَ وَ مَحَبَّتِكَ وَاَمِتْنَا عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَ الشَّوْقِ اِلٰى لِقَائِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ نے فرمایا علماء حق اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہووے اس بحث کو یعنی خلافت اور امامت کی بحث کو علم عقائد کے ساتھ شامل کر دیا ہے اور حقیقت حال کو واضح طور پر بیان فرما دیا ہے کہ امام برحق خلیفہ مطلق حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں بعد ان کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور بعد ان کے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے بعد حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور افضلیت ان کی خلافت کی ترتیب پر ہے حضرات شیخین کی افضلیت صحابہ کرام و تابعین عظام کے اجماع سے ثابت ہے جیسا کے اکابر آئمہ سے منقول ہے ان اکابر میں حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ بھی ہیں اور شیخ ابوالحسن اشعری کہ رئیس اھلسنت ہیں فرماتے ہیں کہ حضرات شیخین کی افضلیت تمام امت پر یقینی قطعی ہے خلافت شیخین کی افضلیت جو تمام صحابہ پر ہے اس کا انکار نہیں کرے گا مگر جاہل اور متعصب = حضرت امیر کرم اللہ وجھہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھماء پر فضیلت دے گا مفتری ہے یعنی جھوٹا ہے میں اس کو کوڑے ماروں گا جیسے مفتری یعنی جھوٹے کو کوڑے لگائے

جاتے ہیں جن کی تعداد (۸۰) تازیانہ ہے

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ در کتاب غنیہ کہ مصنفات ایشان است میفرماید و حدیثے نقل میکند کہ آنسرور فرموداست علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام کہ مرا عروج واقع شد از پروردگار خود مسئلت نمودم کے خلیفہ بعد از من علیؓ بود ملائکہ گفتند کہ اے محمد صلی اللہ علیہ اسلم ھرچہ خدا خواھد آن شود خلیفہ بعد از تو ابوبکراست و نیز حضرت شیخ فرمودہ کہ حضرت امیر گفتہ است کہ بیروں نیامد پیغمبر خدا از دنیا تا آنکہ عہد کرد بمن کہ خلیفہ بعد از فوت من ابوبکرؓ خواھد بود بعد ازاں عمرؓ بعد ازاں عثمان بعد ازاں تو خلیفہ خواھی بود رضی اللہ عنھم اجمعین۔

(ترجمہ)= حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ غنیتہ الطالبین میں کہ ان کی تصنیف ہے فرماتے تھے اور ایک حدیث نقل کرتے تھے آں سرور نے فرمایا ہے علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام کہ مجھے معراج واقع ہوئی اپنے پروردگار سے سوال کیا خلیفہ میرے بعد علی ہوگا فرشتوں نے عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جو کچھ خدا چاہتا ہے وہی ہوتا ہے خلیفہ تیرے بعد ابوبکر ہے۔ نیز حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب غنیہ میں فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہیں لے گے یہاں تک کے میرے ساتھ عہد فرمایا کہ میری وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہو گا۔ ان کے بعد حضرت عمر خلیفہ ہو گا۔ ان کے بعد حضرت عثمان خلیفہ ہو گا ان کے بعد تو خلیفہ ہو گا رضی اللہ عنھم اجمعین مکتوبات امام ربانی دفتر دوم ص ۵۳=

عنوان نمبر ۴

تفضیلیہ کے مختصر عقائد

غنیہ شرح منیہ مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۵۱۴ ۔ اَلْمُرَادُ بِالْمُبْتَدِعِ مَنْ یَعْتَقِدُ شَیْئًا" عَلٰی خِلَافِ مَایَعْتَقِدُہٗ اَھْلِ

السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔

(ترجمہ)= بدعتی سے مراد جو اعتقاد کسی ایسی چیز کا رکھے جو اھلسنت و جماعت کے اعتقاد کے خلاف ہو۔ مکتوبات ص ۱۰۶۔ حضرت سلطان الاولیاء حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ وَاِنْ کَانَ یُفَضِّلُ عَلِیًّا "کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ لَا یَکُوْنُ کَافِرًا" اِلَّا اَنَّہٗ مُبْتَدِعٌ (فتاوی عالمگیری)

(ترجمہ)= اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل بتائے تو کافر نہ ہو گا مگر گمراہ ہے۔

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۱۰۵۔ میں ہے۔ "اَلرَّافِضِیُّ اِنْ فَضَّلَ عَلِیًّا" فَھُوَ مُبْتَدِعٌ وَاِنْ اَنْکَرَ خِلَافَۃَ الصِّدِّیْقِ فَھُوَ کَافِرٌ۔ رافضی اگر صرف تفضیلیہ ہو تو بد مذھب ہے اور اگر خلافت صدیق ؓ کا منکر ہو تو کافر ہے

از اعلحضرت عظیم البرکت امام اھلسنت الشاہ مولانا احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

——تفضیلیہ کے عقائد——

نمبر۱۔ یزید کافر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آقا ہیں ابو بکر صدیق امتی اور غلام ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سب صحابہ سے افضل ہیں یہاں تک کہ حضرت صدیق ؓ اور حضرت فاروق اعظم سے بھی (رضی اللہ عنھما۔)

نمبر۲۔ حضرت فاطمہ الزھرا رضی اللہ عنہا کا درجہ عام ازواج مطہرات خصوصا" حضرت خدیجہ الکبری اور حضرت عائشہ الصدیقہ امہات المومنین سے افضل ہیں ان میں تفضیلیہ اپنے کو شیعہ نہیں کہتے بلکہ اھلسنت کہلوانا پسند کرتے ہیں حالانکہ یہ تمام عقائد اھلسنت کے خلاف ہیں (فتاوی نعیمیہ ص ۲۳۸)۔

وَاِنْ کَانَ یُفَضِّلُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہُ لَا یَکُوْنُ کَافِراً اِلَّا اَنَّہٗ مُبْتَدِعٌ۔

(ترجمہ)= 'اور حضرت علیؓ کو فضیلت دیتا ہے حضرت ابوبکرؓ پر کافر نہ ہو گا مگر وہ مبتدع یعنی بدعت سیئہ ضالہ کا مرتکب ہے (فتاوی نعیمیہ ص ۲۳۹)۔

نمبر۳۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ امت میں افضل ہیں مگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آقا ہیں اور حضرت ابوبکرؓ امتی اور غلام ہیں آقا کو فضیلت حاصل ہوتی ہے اور حضرت علیؓ آقا ہونے کے سبب سے ساری امت بلکہ حضرت صدیق اکبرؓ پر افضل واعلی اور مقدم ہیں۔

نیز۔ خاندان نبوۃ اھلبیت ازواج مطہرات مثل حضرت عائشہ صدیقہ حضرت ماریہ قبطیہ تک ساری امت و حضرت صدیقؓ پر افضل ہیں

کتنے افسوس کی بات ہے۔

بے کسے شد دین احمد ھیچ خویش ویارنیست
ہر کسے درکار خود بادین احمد کارنیست

کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے حضور علیہ السلام کی امت سے بھی خارج کر دیا وہ حضرت علیؓ کو حضور علیہ السلام کا امتی بھی نہیں مانتا اللہ تعالی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ایسے گندے عقائد سے محفوظ و مامون فرمائے آمین ثم آمین۔

ع۔ بریں عقل و دانش ببایدگرلیست=

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنَا عَلٰی عَقَائِدِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ آمین یَا رَبَّ العَالمین

عنوان نمبر۵

پنجتن پاک اور تمام اھلبیت النبی المختار ھماری آنکھوں کا نور اور دل کا سرور اور ھمارے ایمان کا جزو ہیں

☆چشم ما روشن دل ما شاد ☆

اَھلبیت اطہار کی شان قرآن اور حدیث کی روشنی میں

ارشاد ربانی ہے۔قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا" اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔

(ترجمہ)= تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

ارشاد ربانی ہے۔اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا" ط

(ترجمہ)= اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمھیں پاک کرکے خوب ستھرا کر دے۔ (یعنی گناہوں کے نجاست سے تم آلودہ نہ ہو)

اس آیت سے اھل بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اور اہل بیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات اور حضرت خاتون جنت فاطمہ الزھرا اور علی مرتضیٰ اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنھم سب داخل ہیں۔

آیات و احادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ان آیات میں اھل بیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت فرمائی گئی ہے۔ تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔ اور تقوی و پرہیز گاری کے پابند رہیں۔ گناہوں کو ناپاکی سے اور پرہیزگاری کو پاکی سے استعارہ فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ گناہوں کا مرتکب ان سے ایسا ہی ملوث ہوتا ہے جیسا جسم نجاستوں سے۔ اس طرز کلام سے مقصود یہ ہے کہ ارباب عقول کو گناہوں سے نفرت دلائی جائے اور تقوی و پرہیز گاری کی ترغیب دی جائے۔ (تفسیر از مولانا نعیم الدین مراد آبادی صاحب

رحمتہ اللہ علیہ)۔

نمبرا = نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر حضرت فاطمہ الزھراء رضی اللہ عنھا کی شان یہ ہے۔

حدیث = وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهَا حُبًّا" شَدِيْدًا" فَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ مَالَكَ اِذَا اَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ جَعَلْتَ لِسَانَكَ فِي فِيْهَا فَكَاَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَلْعَقَهَا عَسَلًا" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَمَّا اُسْرِيَ بِيْ اَدْخَلَنِيْ جِبْرِيْلُ الْجَنَّةَ فَنَاوَلَنِيْ تُفَّاحَةً فَاَكَلْتُهَا فَصَارَتْ نُطْفَةً فِي ظَهْرِيْ فَلَمَّا نَزَلْتُ مِنَ السَّمَآءِ وَاقَعْتُ خَدِيْجَةَ فَاطِمَةُ مِنْ تِلْكَ النُّطْفَةِ فَكُلَّمَا اِشْتَقْتُ اِلٰى تِلْكَ التُّفَّاحَةِ فَقَبَّلْتُهَا۔ (نور الابصار مطبوعہ مصر)'

(ترجمہ)= حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' بہت زیادہ محبت فرماتے تھے پس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے فرمایا میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے شان آپ کی جب تشریف لاتی ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا تو آپ اپنی زبان مبارک کو حضرت فاطمۃ الزھراء کے منہ میں کر دیتے ہیں پس گویا کہ آپ ارادہ فرماتے ہیں اس بات کا کہ شہد چٹا رہے ہیں آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کو پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ تحقیق شان یہ ہے کہ جب مجھے معراج کرائی گئی ہے تو حضرت جبرائیل امین نے مجھے جنت میں داخل کر دیا پھر مجھے ایک سیب جنت کا دیا پھر میں نے سیب کا وہ دانہ تناول کیا پھر میری صلب میں نطفہ موجود ہو گیا پس جب میں آسمان سے اترا تو حضرت خدیجہ کے ساتھ ہمبستری کی پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا اس نطفہ سے پیدا ہوئی ہیں جب میں س سیب کا مشتاق ہوتا ہوں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کو چوم لیتا ہوں اس سیب کی خوشبو پالیتا ہوں

نمبر۲ = عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ قِيْلَ يَا اَهْلَ الْجَمْعِ غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمُرُّ وَعَلَيْهَا رِيْطَانِ خَضْرَانِ (نور الابصار ص ۵۱ مطبوعہ مصر)۔

(ترجمہ)= نبی کریم صلی اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو منادی ندا کرے گا اے اھل محشر نیچے کر لو اپنی آنکھوں کو یہاں تک کہ حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری گزر جائے ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں اور ان پر سبز رنگ کے بہشتی دو حلے ہوں گے

نمبر۳ = حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ اِنَّ الْجَلِيْلَ جَلَّ جَلَالُهٗ يَقُوْلُ نَكِّسُوْا رُءُوْسَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ فَاِنَّ هٰذِهٖ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ اَنْ تَمُرَّ عَلَى الصِّرَاطِ۔ (نور الابصار مطبوعہ مصر ص ۵۲)

(ترجمہ)= حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قیامت کا دن ہو گا اولین و آخرین کو اللہ تعالیٰ جمع فرمائے گا ایک وسیع میدان میں پھر عرش کے رہنے والوں کی طرف سے منادی ندا کرے گا کہ رب جلیل جل جلالہ فرماتے ہیں اپنے سروں کو جھکا دو اور اپنی آنکھوں کو نیچے کر دو بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنھا پل صراط سے گزرنے کا ارادہ رکھتی ہیں

سبحان اللہ کیا شان ہے خاتون جنت کی اسی طرح تمام اہل بیت اطہار مع الازواج المطہرات اور حضرت شیر خدا وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

بے اجازت ان کے گھر میں جبرائیل آتے نہیں
آنکھ والے جانتے ہیں عزو شان اہل بیت

جو خود فاقہ سے رہ کر دوسروں کا پیٹ بھرتے تھے
زمیں خوشحال ہوتی تھی جہاں سے بھی گزرتے تھے
بھوکے رہتے تھے خود اوروں کو کھلا دیتے تھے
ایسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے

مسئلہ =

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ کا سایہ نہ تھا۔ وَلَمْ یَقَعْ ظِلُّہٗ عَلَی الْاَرْضِ وَلَارُءِیَ لَہٗ ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَّلَاقَمَرٍ وَلَایَقَعُ ذُبَابٌ عَلٰی ثِیَابِہٖ وَلَااَذَاہُ قُمَّلٌ (نور الابصار مطبوعہ مصر، ص ۲۷۔) حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جسم کا سایہ نہ تھا اور نہیں پڑتا تھا حضور پر نور کا سایہ زمین پر اور نہیں دیکھا گیا حضور پر نور کا سایہ نہ سورج نہ چاند میں اور نہ بیٹھتی تھی مکھی جسم اقدس پر اور نہ جوئیں پڑتی تھیں۔

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا=
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا=

عنوان نمبر۶

کچھ لوگ حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا کے متعلق سوئے ظن رکھتے ہیں اور بدکار عورت بتاتے ہیں العیاذباللہ جو ایسا عقیدہ رکھتے ہیں وہ خود بدکار ہیں خدا انکو ھدایت دے حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا مسلمان ہو گئی تھی اور یوسف علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ اور ام المومنین ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی بہت خدمت کی اور خادمہ رھی ہے اور آپ کی صحابیہ تھیں بے شمار کتب تفاسیر میں موجود ہے اختصار کے ساتھ مفسرین کے کچھ اقتباسات پیش خدمت کرتا ہوں اور اھل ایمان کے لئے کافی ہوں گے

حدیث پاک وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ اُنْظُرْ اِلٰی مَاقَالَ یہ نہ دیکھ کہ کس نے کہا ہے بلکہ یہ دیکھ کہ کیا کہا ہے =

فَزَوَّجَ الْمَلِكُ يُوْسُفَ اِمْرَءَةَ الْعَزِيْزِ بَعْدَ هِلَاكِهٖ فَلَمَّا دَخَلَ يُوْسُفُ عَلَيْهَا قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا ۔ مِمَّا كُنْتِ تُرِيْدِيْنَ قَالَتْ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ لَاتَلُمْنِيْ فَاِنِّيْ كُنْتُ اِمْرَأَةً حَسْنَاءَ نَاعِمَةً كَمَا تَرٰى وَصَاحِبِيْ لَايَأْتِ النِّسَاءَ وَ كُنْتَ كَمَاجَعَلَكَ اللّٰهُ فِيْ حُسْنِكَ فَغَلَبَتْ نَفْسِيْ وَعَصَمَكَ اللّٰهُ قَالُوْافَوَجَدَهَا عَذْرَآءَ فَاَصَابَهَا فَوَلَدَتْ لَهٗ ذَكَرَيْنِ وَلَدَيْنِ اِفْرَائِيْمَ وَمَيْشَاوَبِنْتًا اِسْمُهَا رَحْمَةً زَوْجَةُ حَضْرَت اَيُّوب عَلَيْهِ السَّلَامُ حَضْرَت يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْعُوالْمَلِكَ اِلَى الْاِسْلَام وَيَتَلَطَّفُ بِهٖ حَتّٰى اَسْلَمَ هُوَ وَكَثِيْرٌمِّنَ النَّاسِ وَمَاتَ فِي حَيَاةِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَام (تفسیر صاوی جلد اول وجلالین شریف مطبوعہ مصر، ص ۲۱۰/۲۱۱ اور تفسیر حسینی، ص ۳۸۹۔ ترجمہ تفسیر صافی کا)

ملک مصر کا بادشاہ ملک ریان عزیز مصر کے مرنے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ حضرت زلیخا کا نکاح کردیا پھر جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ہمبستری فرمائی تو فرمایا کہ یہ بہتر نہیں ہے جس کا تو ارادہ رکھتی تھی عرض کی اے صدیق مجھے ملامت نہ فرمائیں پس میں حسین و جمیل اور مالدار عورت تھی جیسا آپ نے مجھے دیکھا ہے اور میرا خاوند عورتوں کے قریب نہ جاتا تھا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے حسن میں کمال بخشا ہے تو میری نفسانی خواہش نے مجھ پر غلبہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی عصمت کی پوری حفاظت فرمائی مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ اسلام نے حضرت زلیخا رضی اللہ عنھا کو باکرہ پایا تو حضرت یوسف علیہ اسلام نے حضرت زلیخا سے قربت فرمائی تو ان کے ہاں دو بیٹے اور ایک بیٹی ہوئی ایک کا نام افرائیم اور دوسرے کا نام میشا اور بیٹی کا نام رحمت رکھا گیا بعد کو حضرت ایوب صابر علیہ السلام کے نکاح میں آئیں حضرت یوسف علیہ السلام ہمیشہ بادشاہ کو دعوۃ اسلام دیتے رہے اور بہت نرمی مہربانی سے پیش آتے رہے یہاں تک کے ملک ریان بادشاہ اسلام لے آیا بادشاہ کو دیکھ کر کثیر تعداد میں لوگ مسلمان ہو گئے اور حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی بادشاہت کے زمانہ

میں وفات پائی
اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو خدا کے محبوب بندوں کی بے ادبی سے بچائے (آمین) تفسیر روح البیان جلد ۴ پر ہے فَتَزَوَّجَ بِهَا۔ تفسیر مدارک وغیرہ غرضیکہ بے شمار تفاسیر مزکورہ حالات سے بھرپور ہیں انکار کی کوئی گنجائش باقی نہیں ہے حضرت جامی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب یوسف وزلیخا فارسی کے حاشیہ پر بھی نکاح و اولاد ثابت ہے کس کس کا انکار کریں گے۔
مَنْ تَرَكَ الْاَدَبَ رُدَّ عَنِ الْبَابِ ط جس نے بے ادبی کی وہ مردود بارگاہ ہے وصلی اللہ علی النبی الامی والہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ وسلاما" علیک یارسول اللہ۔

عنوان نمبر ۷

دعاء بعد نماز جنازہ کا ثبوت

کچھ لوگ چہ مگویاں کرتے ہیں یہ دعا نماز جنازہ کے بعد بدعت ہے اور ہر بدعت حرام ہے لہٰذا یہ دعا کرنا حرام ہے مشکوۃ شریف میں ہے اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَآءَ۔ (ترجمہ) جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھ لو تو اس کے لئے خالص دعا مانگو "ف" سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد فورا" دعا کی جاوے بلا تاخیر جو لوگ اس کے معنی یہ کرتے ہیں کہ نماز جنازہ کے اندر اس کے لئے دعا مانگو وہ "ف" کے معنی سے غفلت کرتے ہیں فَصَلَّيْتُمْ شرط ہے اور فَاَخْلِصُوْا جزا شرط اور جزا میں تغایر چاہیے نہ یہ کہ اس میں داخل ہو پھر صَلَّيْتُمْ ہے ماضی اور فَاَخْلِصُوا ہے اَمْر جس سے معلوم ہوا کہ دعا کا حکم نماز پڑھ چکنے کے بعد ہے جیسے فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا میں کھا کر جانے کا حکم ہے نہ کے کھانے کے درمیان۔
منتخب کنز العمال کتاب الجنائز میں حضرت ابراھیم ہجری کی روایت ہے قَالَ رَأَيْتُ ابن اَبِى اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ مَاتَتْ اِبْنَتَهٗ اِلٰى اَنْ قَالَ ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا" ثُمَّ قَامَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَدْرَ

مَابَیْنَ التَّکْبِیْرَتَیْنِ یَدْعُوْ وَقَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصْنَعُ ھٰکَذَا (ترجمہ) = منتخب کنزالعمال کتاب الجنائز میں ابراھیم ہجری کی روایت ہے میں نے ابن ابی اوفی کو دیکھا یہ بیعت الرضوان والے صحابی ہیں انکی دختر کا انتقال ہوا پھر ان پر چار تکبیریں کہیں پھر اس کے بعد دو تکبیروں کے فاصلہ کی بقدر کھڑے ہو کر دعا کی اور فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ھی کرتے ہوئے دیکھا اللہ تعالیٰ ہم سب کو دعا مانگنے کی توفیق مرحمت فرمائے اس سے غفلت کا نتیجہ خدائے قدوس سے لاپرواھی کے سوا کچھ نہیں ہے

دعا نہ مانگنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے

آیت شریفہ = قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَاءُکُمْ فَقَدْ کَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا "ط

(ترجمہ)= اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے میرا رب تمھاری پروا نہیں کرے گا اگر تمھاری دعا نہ ہو پھر تحقیق جھٹلایا تم نے تو جلدی عذاب چمٹنے والا ہو گا ۔ اور حدیث میں فرمایا مَنْ لَایَدْعُو اللّٰہَ یَغْضِبُ عَلَیْہِ (ترجمہ)= جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا اللہ اس پر غضب کرتا ہے ۔ (لطیفہ) کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ نماز قائم کرو جس سے کہا گیا اس نے جواب دیا یہ تو عام حکم دیا گیا ہے میرا نام کہہ کر تو نہیں کہا گیا کہ نماز پڑھ بھلا احمق کو کون سمجھائے کہ اس عموم میں تو بھی شامل ہے ۔ کچھ لوگ بھی اس قسم کے ہیں جب قرآن نے بلا تخصیص حکم فرمایا ہے اب نماز کے بعد دعا مانگنے کو عموم سے کس طرح خارج کیا جاسکتا ہے نیز اصول حدیث تفسیر میں ہے کہ نص کے عام حکم کو خاص نہ کرو جب تک کہ تمھارے پاس خاص کرنے کے شرائط نہ ہوں ورنہ گنہگار ہوں گے ۔ ناظرین بعد نماز جنازہ کے دعا کا ثبوت خیرالقرون سے بہم پنچا ہے ۔ ؎

اگر در خانہ کس است

یک حرف بس است

ورنہ ضدی کے لئے دفتر بھی بیکار ہیں ۔ البتہ حق کے متلاشی کے لئے کافی ہے

بَلِّغْ مَاعَلَيْکَ فَاِن لَّمْ يَقْبَلُوا مَاعَلَيْکَ -

من آنچه شرط بلاغ است باتو می گویم
تو خواه از سخنم پند گیر خواه ملال

غلام اک دم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غرہ
خدا کی یاد کر ہر دم جو آخر کام آنا ہے

راہ ھدایت غرض اساڈی لوکاں نوں بتلانا
بس حکیم رسولاں اوپر ہے پیغام پنہچانا

اب دوسری حدیث یہاں پر درج کی جاتی ہے مبسوط شمس الائمہ سرخسی رحمتہ اللہ علیہ جلد دوم ص ۶۷ - میں روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ایک جنازے پر بعد نماز جنازہ پہنچے اور فرمایا اِنْ سَبَقْتُمُوْنِیْ بِالصَّلٰوۃِ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالدُّعَآءِ۔

(ترجمہ)= اگر تم نے مجھ سے پہلے نماز پڑھ لی ہے تو دعا میں تو مجھ سے آگے نہ بڑھو یعنی آؤ میرے ساتھ مل کر دعا کرلو اسی مبسوط کے حوالہ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ سے بہت صحابہ کرام نے ثابت کیا کہ ان حضرات نے دعا بعد نماز جنازہ کی اور فَلَا تَسْبِقُوْنِی سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دعا پر صحابہ کا عمل رہا ہے -

دعا بعد نماز جنازہ کا مزید ثبوت کتاب مصنف ابی شیبہ کتاب 'الجنائز جلد ۳ ص '۳۳۱-

حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّیْبَانِیْ عَنْ عُمَیْرِبْنِ سَعِیْدٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ عَلِیٍّ عَلٰی یَزِیْدَ ابْنِ الْمُکَفَّفِ فَکَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعًا "ثُمَّ مَشٰی حَتّٰی اَتَاهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ نَزَلَ بِکَ الْیَوْمَ فَاغْفِرْلَهٗ ذَنْبَهٗ وَوَسِّعْ عَلَیْهِ مَدْخَلَهٗ۔

(ترجمہ)= حضرت عمیر ابن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نماز جنازہ میں نے پڑھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ یزید ابن مکفف پر اس پر چار تکبیریں پڑھیں پھر چلے یہاں تک کہ اس کی میت کے پاس آگئے پھر دعا مانگی اے اللہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا آج کے دن تیرے پاس آیا ہے پس اس کی بخشش فرما
گناہ اس کے معاف فرما اور اس پر قبر فراغ فرما دے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر صحابہ بھی بعد نماز جنازہ دعا کرتے تھے۔

سوال۔ کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہتے ہیں کہ دعا بدعت ہے اور بدعت حرام ہے لہٰذا یہ دعا کرنا حرام ہے وغیرہ۔

جواب۔ یہ دعا بدعت نہیں ہے اس کا ثبوت حضور علیہ الصلوٰۃ علیہ اسلام کے قول و فعل مبارک سے ہو چکا ہے اور حدیث اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی صَبِیٍّ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ قِہٗ عَذَابَ الْقَبْرِ (شرح الصدور۔ للسیوطی مطبوعہ مصر ص ٦٣)۔ (ترجمہ)= تحقیق شان یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے پر نماز جنازہ پڑھی پھر فرمایا اے اللہ بچا اس کو عذاب قبر سے۔

نیز صحابہ اکرام کا اس پر عمل رہا۔ فقہا نے اس کی اجازت دی ہے اور اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ بدعت ہے تو ہر بدعت حرام نہیں ہوتی بلکہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔

عنوان نمبر ۸

بدعت کی قسمیں اور اس کے احکام

بدعت کی قسمیں دو طرح کی ہیں۔ بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ اب یاد رکھنا چاہیے کہ بدعت حسنہ تین قسم کی ہیں۔ بدعت جائز 'بدعت مستحب 'بدعت واجب۔ اور بدعت سیئہ دو طرح کی ہیں مکروہ 'بدعت حرام 'اسکی تشریح مرقاۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں ہے مختصر یہ کے بدعت یا تو واجب ہے جیسے علم النحو والصرف کا علم حاصل کرنا اور اصول فقہ کا جمع کرنا۔ یا حرام ہے جیسے جبریہ قدریہ معتزلہ وغیرہ فرقے ہیں یا مستحب ہے جیسے مسافر خانوں اور مدرسوں کا ایجاد کرنا نماز کی زبان سے نیت کرنا اور وہ اچھی

بات جو پہلے زمانے میں نہیں تھی جیسے عام جماعت سے تراویح پڑھنا اور یا مکروہ ہے جیسے مسجدوں کو فخریہ زینت دینا اور یا جائز ہے جیسے فجر کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا اور عمدہ عمدہ کھانوں اور شربتوں میں وسعت کرنا بدعت حسنہ اور سیئہ کی پہچان تو اوپر بتادی گئی ہے کہ جو بدعت اسلام کے خلاف ہو یا کسی سنت کو مٹانے والی ہو وہ بدعت سیئہ ہے اور جو ایسی نہ ہو وہ بدعت حسنہ ہے اسکی تفصیلات زیادہ ہیں صرف دو تین مثالیں دیتا ہوں زبان سے نماز کی نیت کرنا اس کا ثبوت قرون ثلاثہ میں نہیں رمضان شریف میں تراویح بیس (۲۰) رکعت پر ہمیشگی کرنا بدعت خود امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نِعْمَتُ الْبِدْعَۃِ هٰذِہٖ یہ بڑی اچھی بدعت ہے نیز چار سلسلے شریعت و طریقت دونوں کے چار چار سلسلے یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی۔ اسی طرح قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی یہ سب سلسلے بالکل بدعت ہیں ان میں سے بعض تک کے تو نام تک عربی نہیں جیسے چشتی، نقشبندی، کوئی صحابی۔ تابعی۔ حنفی قادری نہ ہوئے اب بتائیے کہ بدعت سے بچکر دینی حیثیت سے زندہ بھی ہم رہ سکتے ہیں۔ وَاللّٰہُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔

دنیا اور آخرت کی ہمارے لئے بھلائی اسلام میں ہے اللہ تعالیٰ توفیق عمل اور ذوق دین عطا فرمائے آمین۔

ہو مسلمانوں کو شاید اب بھی عقبیٰ کا خیال
آخرت پر لیکن اب دنیا مقدم ہو گئی۔

عنوان نمبر۹

شیرنی و طعام پر فاتحہ پڑھنے کا ثبوت

اور عرس کے اجتماع کے لئے خصوصیت سے حضرت شیخ المفسرین شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دھلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں دوسری شکل یہ ہے کہ بصورت اجتماعی بہت سے آدمی جمع ہوں کلام اللہ شریف کا ختم کریں اور شیرنی و طعام پر فاتحہ پڑھیں اور

اس کو تقسیم فرما دیں یہ قسم اگرچہ حضور علیہ السلام و خلفاء راشدین کے زمانہ میں نہ تھی اگر کوئی ایسا کرے تو کوئی حرج نہیں اس لئے کہ اس قسم میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ زندوں مردوں دونوں کا فائدہ ہے (فتاوی عزیزیہ) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ وارد ہے کہ مردہ اس حالت میں ڈوبنے والے کی طرح ہوتا ہے کہ فریاد رس کا انتظار کرتا ہے صدقات و دعائیں فاتحہ اس وقت میں بہت کام آنے والی چیزیں ہیں ۔ یہی وجہ ہے کے اولاد آدم ایک سال تک خصوصاً چالیسویں دن تک اس قسم کی امداد کی کوشش کرتے ہیں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے ملفوظات میں اپنے والد ماجد کے تیجہ کے متعلق کہتے ہیں " روز سوم کثرت ہجوم مردم آن قدر بود کہ بیرون حساب است هفتاد و یک ختم کلام مجید بہ شمار آمدہ زیادہ ہم شد و باشد و کلمے را حصر نیست " تیجہ کے دن اس قدر آدمی جمع ہوئے تھے کہ حساب سے باہر اکہتر (۷۱) کلام مجید کا ختم تو شمار میں آیا اور زیادہ بھی ہوا ہو گا اور کلمہ طیبہ کا تو شمار ہی نہیں

فرمایئے شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی بھی فقہ نہیں جانتے تھے کہ تیجہ سے چالیسواں اور برسی تک کو جائز سمجھ رہے ہیں ۔ اور تیجہ کا خود ان کے گھر کا معمول ہونا ثابت ہو رہا ہے ۔

حضرت قبلہ حاجی امداد اللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ مہاجر مکی جو تمام مسلمانوں کے بزرگ ہیں " هفت مسئلہ " میں فرماتے ہیں نفس ایصال ثواب ارواح اموات میں کسی کو کلام نہیں اس تخصیص و تعین کو موقوف علیہ ثواب کا سمجھے یا واجب و فرض اعتقاد کرے تو ممنوع ہے اگر یہ اعتقاد نہیں بلکہ کوئی مصلحت باعث ثواب ہے تو کچھ حرج نہیں ہے پھر فرمایا حضرت غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی گیارھویں شریف ' دسواں ' بیسواں ' چہلم ' ششماھی سالانہ وغیرہ اور توشہ شیخ عبدالحق محدث دھلوی رحمتہ اللہ علیہ اور حلوہ شب برات کا اور دیگر طریقے ایصال ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں طعام پر ختم پڑھنا اور بعد میں کھانا اور سنئے حضرت زینب رضی اللہ عنھا کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شادی کی تو ولیمے کے کھانے پر آپ نے خود ختم

پڑھا مستدرک ص ۲/۴۱۷ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بَعَثَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا مِّنْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ قَالَ اَنَسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَادْعُ مَنْ لَقِيْتَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَذَهَبْتُ فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا" اِلَّا دَعَوْتُهُ قَالَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِيْ الطَّعَامِ وَدَعَا فِيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَجَعَلُوْا يَاْكُلُوْنَ وَ يَخْرُجُوْنَ —!

(ترجمہ)= حضرت انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پتھر کا ایک پیالہ میٹھے دلیے سے بھر کر بھیجا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا تجھے جو مسلمان ملے بلالا تو میں نے کوئی نہ چھوڑا جس کو دیکھا بلالایا فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست پاک کھانے پر رکھا اور اس پر دعا فرمائی اور فرمایا ماشاء اللہ، کہا تمام ہی اس پیالہ دلیہ کو کھا کر سیر ہوتے اور نکل جاتے

اس حدیث سے چار امور کا سمجھنا ضروری ہے۔

نمبرا = پتھر کے ایک پیالے سے کئی آدمیوں کا سیر ہونا۔

نمبر۲ = دلیہ کھلانا سنت ثابت ہوا۔

نمبر۳ = میٹھا دلیہ پکا کر نذرانہ بھیجنا اور آپ کا قبول فرمانا۔

نمبر۴ = کھانا کھانے سے پہلے کھانے پر دعا پڑھنا۔

و بعض جہلائے ایں زمانہ کہ ثواب بندگاں بخشیدن و بر طعام وغیرہ فاتحہ کردن ناروا میدا رند کمال سفاہت ایشان است (بحوالہ مطالب رشیدی ص ۱۳۲)

(ترجمہ)= اور بعض اس زمانہ کے جاھلوں نے کہ لوگوں کا ثواب بخشنا اور طعام وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا ناجائز قرار دیتے ہیں بے حد درجہ بیوقوفی ہے

احیاء علوم الدین میں ہے کلام کا ثواب مردوں کو ایسا موجب سرور ہے جیسا زندہ کو

ھدیہ اور تحفہ بھیجنا ہے۔

اور کتاب زاد اللبیب میں ہے یَسْتَحِبُّ اَنْ یَّتَصَدَّقَ عَنِ الْمَیِّتِ اِلٰی ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ وَاِنْ زَادَ عَلٰی ھٰذَا فَھُوَ اَفْضَلُ۔

(ترجمہ)= زاد اللبیب میں ہے مستحب ہے میت کی طرف سے تین دن تک صدقہ وخیرات کرنا اور تین روز سے زیادہ کرنا افضل ہے۔

وَفِی عَیْنِ السَّلَمِ وَیَتَصَدَّقُ الْوَلِیُّ قَبْلَ مَضٰی لَیْلَةٍ بِشَیْئٍ۔

(ترجمہ) اور عین السلم میں ہے کہ صدقہ کرے وارث رات گزرنے سے پہلے جتنی استطاعت ہو۔

خزانہ الروایات میں ہے یَسْتَحِبُّ اَنْ یَّتَصَدَّقَ عَنِ الْمَیِّتِ اِلٰی سَبْعَةِ اَیَّامٍ۔ یعنی خزانہ الروایات میں ہے کہ میت کی طرف سے سات روز تک صدقہ و خیرات کرنا مستحب ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دھلوی رحمتہ اللہ علیہ نے شرح مشکوۃ میں لکھا ہے کہ۔ وَفِی الْخَبَرِ لَایَأْتِیْ عَلَی الْمَیِّتِ لَیْلَةٌ اَشَدُّ مِنْ اَوَّلِ لَیْلَةٍ فَارْحَمُوْا الْمَوْتَاکُمْ بِشَیْئٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ اِذَا صَلّٰی اَوْصَامَ اَوْاِعْتَقَ اَوْفِعْلَ شَیْئٍ مِّنَ الْقُرُبَاتِ لِیَصِلَ ثَوَابَہٗ اِلَی الْمَیِّتِ یَجُوْزُ وَیَصِلُ اِلَیْہِ ۔

(ترجمہ)= یعنی حدیث میں آیا ہے کہ میت پر کوئی رات شدید سخت پہلی رات سے نہیں آتی پس رحم کرو تم اپنے مردوں پر صدقہ اور طعام کے ساتھ جب کوئی ثواب طعام یا کلام کا مردوں کو بخشے تو پہنچتا ہے

اھل سنت وجماعت کا اسی پر اتفاق ہے۔ معتزلہ وغیرہ دعا کے منکر کہتے ہیں۔

(جَفَّ الْقَلَمُ بِمَاھُوَ کَائِنٌ۔ کتاب تحفۃ الناظرین ص 47/48)۔

خدا تعالی ایسے مردودوں کے عقائد سے دور رکھے آمین بجاہ نبی الکریم انہیں مردودوں نے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کو خلق قرآن کا مسئلہ پیدا کرکے کوڑے لگوائے اور اسی میں آپ کی شہادت واقع ہوئی آپ فرماتے تھے کہ "

اَلْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ غَيْرُ مَخْلُوْقٍ " معتزلہ کہتے تھے قرآن مخلوق ہے ہر کوڑا لگنے پر فرماتے تھے قرآن قدیم ہے اَلْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ قَدِيْمٌ۔ مرقات شرح مشکوۃ واشعۃ اللمعات وغیرہ میں ہے

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپکی وہ قمیض دھو کر پی جس میں آپکو کوڑے مارے گئے تھے آپ پر پچیس لاکھ مسلمانوں نے نماز جنازہ پڑھی وفات کے دن بیس (۲۰) ہزار کافر مسلمان ہوئے آپ کی قبر مبارک سے مخلوق برکتیں حاصل کرتی ہے (۲۳۰) برس بعد آپ کی قبر مبارک کھل گئی تو آپ کا جسم مبارک و کفن شریف بعینہ محفوظ تھا رضی اللہ عنہ۔

تنبیہ المغترین امام شعرانی مطبوعہ مصر ص ۴۶۔ فَقَبَّلَهٗ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ وَوَضَعَهٗ عَلٰى عَيْنَيْهِ ثُمَّ صَبَّ الْمَآءَ فِيْ إِنَاءٍ وَعَرَكَهٗ فِيْهِ ثُمَّ عَصَرَهٗ وَوَضَعَ غَسَّالَةً عِنْدَهٗ فِيْ قَارُوْرَةٍ فَكَانَ كُلُّ مَنْ مَّرَضَ مِنْ أَصْحَابِهٖ يُرْسِلُ لَهٗ شَيْئًا " مِّنْ تِلْكَ الْغُسَّالَةِ فَإِذَا مَسَحَ بِهٖ جَسَدَهٗ عُفِيَ مِنْ مَّرَضِهٖ لِوَقْتِهٖ۔

(ترجمہ)= حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قمیض کو چوما اور اپنی آنکھوں پر رکھا پھر برتن میں پانی ڈالا اور قمیض کو خوب بھگویا پانی میں پھر قمیض کو نچوڑا اور اپنے پاس اس پانی کو بوتل میں محفوظ کر لیا پھر اپنے دوستوں کو جو بیمار ہو جاتے وہ پانی کچھ بھیج دیتے پس جب وہ پانی اپنے جسم پر لگا دیتا اپنی بیماری سے اسی وقت شفاء پا جاتا تھا حضرت امام احمد بن حنبل حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پیارے شاگرد تھے بہت ھی شفقت فرماتے بایں سبب انکی قمیض چوم کر آنکھوں پر رکھتے تھے اور دھو کر پانی خود بھی پیتے تھے اور دوست احباب کو بھی دیتے تھے وہ اسی وقت صحت یاب ہو جاتے یہ برکت ہوتی ہے اللہ والوں کی اس سے تبرک کا ثبوت حاصل ہوا نہایت اختصار کے ساتھ مگر دلائل قاھرہ سے دعاء بعد نماز جنازہ اور ختم شریف بر طعام اور میت کو ثواب پہنچتا ہے اقوال بزرگان قرآن و حدیث سے ثبوت پیش کر دیا ہے اللہ توفیق عمل عطاء فرمائے (آمین)

دعا بعد نماز جنازہ فورا- بلا تاخیر کرنی چاہیے زیادہ طویل دعا نہ ہو دعاء صدقہ خیرات 'قرا
ۃ نماز روزہ وغیرہ کا ثواب پہنچانا چاہیے میت کو نافع ہے کھانے پر ختم شریف پڑھکر کھانا
کھلانا بہت ثواب اور جائز ہے پاک ہے حلال طیب۔ اگر اب بھی آپ کو سمجھ نہ آئے
تو پھر تمہیں خدا ہی سمجھائے دعاوں سے محروم رہنا اور انکار کرنا معتزلیوں کا مذھب ہے
وہ ان چیزوں کے منکر ہیں خدارا دعائیں خدا تعالیٰ سے بوسیلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم مانگا کریں خدا تعالیٰ کا فرمان ہے وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ط
(ترجمہ) اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا بے شک جو
لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہونگے۔

بس پذیرا جس دنیا سے اپنی مرضی لوڑی
رہے ذلیل خوار ہمیشہ روز قیامت توڑی

ارشاد ربانی ہے اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ دعا کرنے والے کی دعا میں
قبول کرتا ہوں جب مجھ سے دعا مانگے۔ حدیث پاک اَلدُّعَاءُ هُوَالْعِبَادَةُ دعا
عبادت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ دعا عبادت
کا مغز ہے۔

اعتراض نمبرا= دعاء بعد نماز جنازہ فقہا منع کرتے ہیں نماز جنازہ میں خود دعاء ہے
پھر دوبارہ دعا مانگنا ناجائز ہے پہلی دعا کافی ہو چکی۔

جواب= یہ اعتراض بالکل لغو ہے نماز پنجگانہ میں دعا ہے نماز استخارہ نماز کسوف
نماز استسقاء سب دعا کے لئے ہیں مگر ان سب کے بعد دعا مانگنا جائز بلکہ سنت ہے حدیث
پاک میں ہے اَكْثِرُوا الدُّعَآءَ دعا زیادہ مانگو دعا کے بعد دعا مانگنا زیادہ دعا ہے اور
حدیث پاک پر عمل ہے۔ نمبر۲= نماز جنازہ کے بعد دعا کو فقہاء منع کرتے ہیں چنانچہ
جامعہ الرموز میں ہے لَا يَقُوْمُ دَاعِيًا لَهُ نماز جنازہ کے بعد دعاء کے لیے نہ کھڑا رہے
ذخیرہ کبری اور محیط میں ہے لَا يَقُوْمُ بِالدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الْجَنَازَةِ نماز
جنازہ کے بعد دعاء کے لئے نہ کھڑا رہے شرح مشکوۃ میں ہے وَلَا يَدْعُوا الْمَيِّتَ

بَعْدَ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ يَشْبَهُ الزِّيَادَةُ فِيْ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ ـ
نماز جنازہ کے بعد میت کے لئے دعا نہ کریں کیونکہ یہ نماز نماز جنازہ میں زیادتی کرنے کے مشابہ ہے کشف الغطاء میں ہے کہ قائم نہ شود بعد از نماز برائے دعا۔
نماز کے بعد دعا کے لئے کھڑا نہ رہے

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اس دعا سے ممانعت کی تین وجہیں ہیں اولا یہ کہ چوتھی تکبیر کے بعد سلام سے قبل ہو دوم یہ کہ دعائیں زیادہ لمبی ہوں جس سے کہ دفن میں بہت تاخیر ہو اسی لئے نماز جمعہ کے انتظار میں تاخیر کرنا منع ہے۔ تیرے یہ کہ صف بستہ ہیت نماز دعا کی جاوے کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ نماز ہو رہی ہے کہ یہ زیادتی کے مشابہ ہے لہٰذا اگر بعد سلام بیٹھکر یا صفیں توڑ کر تھوڑی دیر دعا کی جاوے تو بلا کراہت جائز ہے یہ وجوہ اس لئے نکالے گئے ہیں کہ فقہاء کی عبارتیں آپس میں متعارض نہ ہوں اور یہ اقوال و احادیث مذکورہ اور صحابہ کرام کے قول و عمل کے خلاف نہ ہوں واللہ تعالی اعلم بالصواب

دعا بعد نماز جنازہ کے جواز کے لئے اور بھی بہت تحقیقی جوابات ہیں سب کا نتیجہ اور نچوڑ سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے قول و فعل ثابت ہے اللہ تعالی ایمان کامل، ذوق عمل، شوق اتباع، تعلق نیکاں نصیب فرمائے (آمین)۔

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں

جانتا ہوں ثواب طاعت وزہد =
پر طبیعت ادھر نہیں آتی =

ہوشیار کو اک حرف نصیحت ہے کفایت =
کافی نہیں نادان کو دفتر نہ رسالہ۔

عنوان نمبر۱۰

میلاد مصطفیٰ علیہ التحیتہ و الثناء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعار اہل شریعت ہے محفل میلاد
کہاں مخالف سنت ہے محفل میلاد

کچھ تو اس محفل میں پایا ہے جو یوں آداب سے
سر کے بل آتا ہے بیدل محفل میلاد میں

گر ارض وسما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہوں گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

میلاد شریف قرآن واحادیث واقوال علماء اور ملائکہ اور پیغمبروں کے فعل سے ثابت ہے۔ نمبرا۔: ارشاد ہوا رب تعالیٰ فرماتا ہے وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور حضور علیہ السلام کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے آیت پاک میں انہی کا ذکر ہے لہٰذا محفل میلاد کرنا اس آیت پر عمل ہے۔

نمبر۲۔: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ط اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو اور حضور علیہ السلام کی دنیا میں تشریف آوری تمام نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے کہ رب تعالیٰ نے اس پر احسان جتایا ہے اس کا چرچا کرنا اسی آیت پر عمل ہے مدارج النبوۃ وغیرہ نے فرمایا کہ سارے پیغمبروں نے اپنی اپنی امتوں کو حضور علیہ السلام کی تشریف آوری کی خبریں دیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان تو قرآن کریم نے بھی نقل فرمایا ہے وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ میں ایسے رسول کی

خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

مبارک ہو کہ ختم الرسلین تشریف لے آئے
جناب رحمتہ للعلمیں تشریف لے آئے

فرشتوں کی سلامی دینے والی فوج گاتی تھی
جناب آمنہ سنتی تھیں یہ آواز آتی تھی

سبحان اللہ بچوں کے نام پیدائش کے ساتویں دن ماں باپ رکھتے ہیں مگر ولادت پاک سے ۵۷۰ سال پہلے حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان کا نام پاک احمد ہے۔ ہو گا نہ فرمایا معلوم ہوا کہ ان کا نام پاک رب تعالیٰ نے رکھا کب رکھا یہ تو رکھنے والا جانے صحابہ کرام ایک دوسرے کے پاس جاکر فرمائش کرتے تھے کہ ہم کو حضور علیہ السلام کی نعت شریف سناؤ معلوم ہوا کہ میلاد شریف سنت صحابہ بھی ہے چنانچہ مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین فصل اول میں ہے کے حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سناؤ جو کہ تورات شریف میں ہے انہوں نے پڑھ کر سنائی اسی طرح حضرت کعب احبار فرماتے تھے کہ ہم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نعت پاک تورات میں یوں پاتے ہیں محمد اللہ کے رسول ہوں گے میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ کج خلق نہ سخت طبیعت انکی ولادت مکہ مکرمہ میں اور ان کی ہجرت مدینہ طیبہ میں ان کا ملک شام میں ہو گا انکی امت خدا کی بہت حمد کرے گی۔ مسئلہ: اس مجلس پاک میں حرام کام کرنا سخت گناہ اور جرم ہے جیسے عورتوں کا محفل میلاد میں اس قدر بلند آواز سے تلاوت قرآن اور نعت شریف و درود سلام پڑھنا کہ اجنبی مرد سنے سخت منع ہے۔ عورت کی آواز اجنبی مرد کو سننا جائز نہیں اگر کوئی مرد نماز کی حالت میں کسی کو سامنے نکلنے سے روکے تو آواز سے سبحان اللہ کہدے لیکن اگر عورت کسی کو روکے تو سبحان

نماز میں ضرورت کے وقت بھی کسی کو اپنی آواز نہ سنائے اسی طرح میلاد شریف میں باجے وغیرہ کے ساتھ نعت خوانی کرنا بہت ہی گناہ ہے اگر کسی جگہ میلاد شریف میں یہ خرابیاں پیدا کر دی گئی ہوں تو ان خرابیوں کو دور کیا جائے لیکن اصل میلاد شریف بند نہ کیا جاوے اگر عورت بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرے یا لوگ قرآن باجے سے پڑھنے لگیں تو ان بیہودگیوں کو مٹاؤ قرآن پڑھنا نہ روکو کیونکہ یہ عبادت ہے حضور کی ولادت کی خوشی میں خرچ کرنا باعث خیر و برکت ہے چنانچہ سبط ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ نے مرآۃ الزمان میں لکھا ہے کہ سلطان مظفر کے ھاں میلاد شریف میں شریک ہونے والے ایک شخص نے بیان کیا کہ اس نے خود شمار کیا کہ شاھی دستر خوان میں ۵۰۰ سو ختہ بکریاں ۱۰۰۰۰' دس ہزار مرغیاں ۱۰۰۰۰۰' دس لاکھ آبخورے اور تیس ہزار ٹوکرے شیریں پھلوں سے لدے پڑے تھے مزید لکھتے ہیں کہ میلاد شریف کی تقریب پر سلطان کے ہاں بڑے بڑے جید علما اور جلیل القدر صوفیاء آتے جنہیں وہ خلعت و اکرام شاھی سے نوازتا تھا صوفیاء کے لئے ظہر سے لیکر فجر تک محفل سماع ہوتی جس میں وہ بنفس نفیس شریک ہوتا تھا اور صوفیاء کے ساتھ ملکر وجد کرتا تھا ہر سال میلاد شریف پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا اسی طرح ہر سال دو لاکھ دینار فدیہ دے کر فرنگیوں سے اپنے مسلمان قیدی رھا کراتا اور حرمین طیبین کی نگہداشت اور حجاز مقدس کے راستے میں حجاج کرام کے لئے پانی مہیا کرنے کے لئے تین ھزار دینار سالانہ خرچ کیا کرتا تھا یہ ان صدقات و خیرات کے علاوہ ہے جو پوشیدہ طور پر خرچ کیے جاتے اسکی بیوی ربیعہ خاتون بنت ایوب جو سلطان ناصر صلاح الدین کی ہمشیرہ تھی بیان کرتی ہے کہ اسکی قمیض موٹے کھدر کی اور اسی قسم کے کپڑے ہوتے تھے جو پانچ درھم سے زیادہ لاگت کے نہیں ہوتے تھے موصوفہ کہتی ہیں کہ ایک بار میں نے اس سلسلے میں انہیں ٹوکا تو انہوں نے کہا میرے لئے پانچ درھم کا کپڑا پہن کر باقی صدقہ و خیرات کر دینا اس سے کہیں بہتر ہے کہ میں قیمتی کپڑے پہنا کروں اور کسی فقیر اور مسکین کو خیرباد کہہ دوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ضمن میں ارشاد فرمایا اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ آدَمُ وَمَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَائِیْ میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس

میں کوئی فخر کی بات نہیں آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ دیگر تمام انبیاء قیامت کے دن میرے جھنڈے تلے ہوں گے وَقَالَ الحَافِظ شَمْسُ الدِّيْن الدمشقي قَدْ صَحَّ اَنَّ اَبَا لَهَب يُخَفَّفُ عَنْهُ عَذَابُ النَّارِ فِي مِثْلِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ لِاِعْتَاقِهٖ ثُوَيْبَةَ سُرُوْرًا" بِمِيْلَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ثُمَّ اَنْشَدَ۔

اِذَا كَانَ هٰذَا كَافِرًا" جَآءَ ذَمُّهٗ
وَتَبَّتْ يَدَاهُ فِي الْجَحِيْمِ مُخَلَّدًا"
اَتٰى اَنَّهٗ فِيْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ دَائِمًا"
يُخَفَّفُ عَنْهُ لِلسُّرُوْرِ بِاَحْمَدَا
فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِيْ طُوْلُ عُمْرِهٖ
بِاَحْمَدَ مَسْرُوْرًا" وَمَاتَ مُوَحِّدًا"

(الحاوی للفتاوی للیسوطی مطبوعہ مصر ص ۳۰۴۔ جلد اول)

(ترجمہ)= یہ صحیح سے حدیث ثابت ہے کے ابولہب پر ہر پیر کے دن عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے کیونکہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے میلاد شریف کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کیا تھا اسکے بعد انہوں نے یہ شعر کہے یہ کافر تھا جب کے اس کی مذمت کتاب اللہ میں آئی ہے ٹوٹ گئے اس کے دونوں ہاتھ اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا حدیث میں آیا ہے کہ ہر پیر کے دن اس پر عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کی تھی کیا خیال ہے اس بندہ مومن کے بارے میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشیاں مناتا رہا اور توحید (وایمان) کی حالت میں جان جان آفرین کے سپرد کردی

بات یہ تھی ابولہب حضرت عبداللہ کا بھائی تھا اس کی لونڈی ثویبہ نے آکر خبردی کہ آج تیرے بھائی عبداللہ کے ہاں فرزند محمد رسول اللہ پیدا ہوئے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس نے خوشی میں اس لونڈی کو انگلی کے اشارے سے کہا کہ جا تو آزاد ہے یہ

سخت کافر تھا جس کی برائی قرآن میں آرہی ہے مگر اس خوشی کی برکت سے اللہ نے اس پر یہ کرم کیا کہ جب دوزخ میں وہ پیاسا ہوتا ہے تو اپنی اس انگلی کو چوستا ہے تو پیاس بجھ جاتی ہے حالانکہ وہ کافر تھا ہم مومن ' وہ دشمن تھا ہم ان کے بندے بے دام اس نے بھتیجے کے پیدا ہونے کی خوشی کی تھی نہ کہ رسول اللہ کی ہم رسول اللہ کی ولادت کی خوشی کرتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ کریم ہیں ہم ان کے بھکاری وہ کیا کچھ نہ دیں گے۔

(از سعدیؒ) ؎

دوستاں را کجاکنی محروم

تو کہ بادشمناں نظر داری

جس مقام پر حضور علیہ السلام کا میلاد مبارک باوضو با ادب شریعت مطہرہ کی پوری پوری پابندی کرتے ہوئے منایا جائے اور منہ شیرینی سے میٹھا کرایا جائے تو انشاء اللہ اس مقام پر سال بھر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی رہیں گی کعبہ شریف نے حضور کی ولادت شریف کی خوشی منائی۔

وَتَزَلْزَلَتِ الْكَعْبَةُ وَاضْطَرَبَتْ اَىْ مِنَ الْفَرَحِ لَيْلَةَ وَلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَسْكُنْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ ط حجة الله على العلمين (مطبوعہ مصر)

(ترجمہ)= کعبہ شریف کانپ گیا اور مضطرب ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی شب خوشی سے اور تین دن تین رات خوشی سے جھومتا رہا سبحان اللہ۔!

وَفِىْ سِيْرَةِ النَّبَوِيَّةِ اَنَّ الْاَصْنَامَ تَنَكَّسَتْ عِنْدَ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ الْحَمَلَ بِهٖ سیرۃ نبویہ میں ہے حضور علیہ السلام کی ولادت کے وقت اور استقرار حمل کے وقت بت مشرکین کے منہ کے بل گر پڑے (حجۃ اللہ علی العلمین۔ مطبوعہ مصر')

ہم حیران ہوتے ہیں جب یہ سنتے ہیں کہ محفل میلاد بدعت ضالہ ہے اور اس کا اہتمام کرنے والا یا اس میں شریک ہونے والا بدعتی ہے ہمارے نزدیک کسی مسلمان کو بدعتی

کہنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے متعلق یہ قرار دیا جائے کہ اس نے اسلام چھوڑ کر کوئی نیا اسلام گھڑ لیا ہے حالانکہ محفل میلاد کی اصل حیثیت یہ ہے کہ یہ ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل ہوتی ہے جس میں حضور کے فضائل ومناقب اور اسلام کی تعلیمات پر تقاریر کی جاتی ہیں نعت خوانی ہوتی ہے صلوٰۃ سلام ہوتا ہے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا ذکر ہوتا ہے جس سے پوری کائنات مستفیض ہوتی ہے ظاھر ہے کہ ان میں سے کوئی بات بھی غلط نہیں ہے سب ہی اس کو مستحسن اور شرعاً مطلوب ہی قرار دیں گے تو پھر کیا میلاد شریف کا نام دینے سے ساری باتیں بدعت اور حرام ہو گئیں پاکستان قومی اتحاد نے ۱۹۷۷ء میں بارہ ربیع الاول کو جلسہ میلاد کا اہتمام کیا اور جلوسوں میں شریک ہوئے جن میں تمام مکتبہ فکر کے مسلمان پیش پیش رہے ہیں انشاء اللہ یہ ذکر رسول اللہ ہمیشہ قائم رہے گا۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
ورفعنالک ذکر کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

اب ایک نعت شریف پیش خدمت کی جاتی ہے (علامہ جامی رحمتہ اللہ علیہ کی)

تنم فرسودہ جاں پارہ زهجراں یارسول اللہ
دلم پژ مردہ آوارہ زعصیاں یارسول اللہ
تو سوئے من گزرآری من مسکین زناداری
فدائے نقش نعلین ات کنم جاں یارسول اللہ
نہ فردا خویش حیرانم سیاہ شد روز عصیانم

نہ فردا خویش حیرانم سیاہ شد روز عصیانم
پشیمانم پشیمانم پشیمان یارسول اللہ
زجام حب تو مستم بزنجیر تو دل بستم
نمی گویم کہ من ہستم سخنداں یارسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حضرت علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ دو شعر ملک جام سے بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں۔

زمہجوری برامد جان عالم
ترحم یا نبی اللہ ترحم

نہ آخر رحمتہ اللعلمینی
زمحروماں چرا فارغ نشینی

درود وسلام مع القیام علی سید خیرالانام تعظیم وتکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم مَسْئَلَةُ الْقِيَامِ عِنْدَ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا اِنْكَارَ فِيْهِ فَاِنَّهٗ مِنَ الْبِدْعَةِ الْمُسْتَحْسَنَةِ وَقَدْ اَفْتٰى جَمَاعَةٌ بِاسْتِحْبَابِهٖ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ وَقَالَ جَمَاعَةٌ بِوُجُوْبِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ ذِكْرِهٖ وَذٰلِكَ مِنَ الْاِكْرَامِ وَالتَّعْظِيْمِ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِكْرَامُهٗ وَتَعْظِيْمُهٗ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّلَا شَكَّ اِنَّ الْقِيَامَ لَهٗ عِنْدَ وِلَادَتِهٖ مِنْ بَابِ التَّعْظِيْمِ وَالْاِكْرَامِ قَالَ مُؤَلِّفُهٗ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْ اَرْسَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ لَوِاسْتَطَعْتُ الْقِيَامَ عَلٰى رَاْسِيْ لَفَعَلْتُ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ الزُّلْفٰى عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (نزہتہ المجالس مطبوعہ مصر) ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

اچھی باتوں میں سے ہے اور ایک جماعت نے اسے مستحب قرار دیا ہے اور ایک جماعت نے صلوۃ وسلام کو واجب قرار دیا ہے یہ قیام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم میں سے ایک تعظیم ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہر مومن پر واجب ہے اور بلا شبہ قیام بھی تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور پھر صاحب نزھتہ نے قسم کھا کر فرمایا بخدا اگر مجھ سے ممکن ہو تا لَقُمْتُ عَلٰی رَاْسِیْ البتہ میں سر کے بل یہ قیام کروں اس سے اللہ عزوجل کی رضا اور قرب حاصل کروں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب نصیب فرمائے (آمین)

خموش اے دل ، بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

حضرت قبلہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ کا قصیدہ مدحیہ میں سے کچھ کلام بطور تبرک پیش خدمت ہے اس سے موصوف کی محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور استغاثے کا عقیدہ بھی چمک دمک رہا ہے فرمایا

پھنسا ہوں بیطرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
کرم فرماؤ ھم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
ھمارے جرم و عصیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ
پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یارسول اللہ !

محفل میلاد کا ذکر اختتام کو پہنچا خدا تعالیٰ قبول فرمائے محبوب کی محبت اور عشق نصیب فرمائے آمین۔!

بارگاہ رسالت ماب میں باادب کھڑے ہو کر درود سلام پیش کریں

پیدا ہوا جس دن سے محمد سا نبی
یہ شادی میلاد رسول عربی ہے
تعظیم کھڑے ہو کے بجا لاؤ ادب سے
اس کام کا انکار بڑی بے ادبی ہے

ازمحدث اعظم مولانا سلامہ اللہ صاحب رحمہ اللہ علیہ۔
سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین
والحمدللہ رب العالمین

عنوان نمبر۱۱

حضور غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی گیارھویں شریف کا بیان

دراصل یہ بھی فاتحہ برائے ایصال ثواب کی ایک صورت ہے تو سنئے علماء نے لکھا ہے کہ گیارھویں شریف کے مقرر ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ سلاطین اسلامیہ کے تمام محکموں میں چاند کی دسویں تاریخ کو تنخواہ تقسیم ہوتی تھی اور ملازمین کا خیال یہ تھا کہ ہماری تنخواہ کا پہلا پیسہ حضور غوث پاک کی فاتحہ پر خرچ ہو لہٰذا جب وہ شام کو دفتر سے گھر آتے تو کچھ شیرنی لیتے آتے بعد نماز مغرب فاتحہ دی یہ شب گیارھویں ہوتی تھی یہ رواج ایسا پڑا کہ مسلمانوں میں اس فاتحہ کا نام گیارھویں شریف ھی ہو گیا اب جس تاریخ کو بھی حضور پاک کی فاتحہ دلائیں یا کچھ پیسہ ان کے ایصال ثواب کے لئے خرچ کریں اس کا نام گیارھویں ہی ہوتا ہے یوپی اور کاٹھیاواڑ میں ماہ ربیع الاخر میں سارے ماہ فاتحہ ہوتی ہے بے شمار اولیاء اللہ اور عام مسلمان بھی حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گیارھویں کیا کرتے تھے انکے معمولات میں شامل ہے اس کے بے حد فوائد ہیں

مگر نام گیارھویں ہی ہوتا ہے کتاب یازدہ مجلس میں لکھا ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارھویں یعنی بارہ تاریخ کے میلاد شریف کے بہت پابند تھے ایک بار خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبدالقادر تم نے بارھویں سے ھمکو یاد کیا ھم تم کو گیارھویں دیتے ہیں یعنی لوگ گیارھویں سے تم کو یاد کیا کریں گے اسی لئے ربیع الاول میں جو عموما" میلاد مصطفے علیہ السلام کی محافل ہوتی ہیں تو ربیع الثانی میں حضور غوث پاک کی گیارھویں چونکہ یہ سرکاری عطیہ تھا اس لئے تمام دنیا میں پھیل گیا لوگ تو شرک وبدعت کہکر گھٹانے کی کوشش کرتے رہے مگر اس کی ترقی ہوتی گئی۔

(ازاعلحضرت رحمتہ اللہ علیہ)

تو گھٹائے سے نہ کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا

سوال = رہا یہ امر کہ فاتحہ کے لئے تاریخ مقرر کرنا جائز ہے گیارھویں تاریخ یا تیسرا ، دسواں ، بیسواں ، چہلم اور برسی وغیرہ یہ دن کی تعیین محض لغو ہے قرآن فرماتا ہے وھم عن اللغو معرضون مسلمان لغو کاموں سے بچتے ہیں بلکہ جس قدر جلد ممکن ہو ایصال ثواب کرو تیسرے دن کا انتظار کیسا نیز تیجہ کے لئے چنے مقرر کرنا وہ بھی بھونے ہوئے ہوں یہ محض لغو اور بیہودہ ہے اس لئے تیجہ وغیرہ کرنا منع ہے

جواب = کسی جائز کام کے لئے دن و تاریخ مقرر کرنے کا محض یہ مقصد ہوتا ہے کہ مقرر دن پر سب لوگ جمع ہو جاویں گے اور ملکر یہ کام کریں گے اگر کوئی وقت مقرر ہی نہ ہو تو بخوبی یہ کام نہیں ہوتے یہ محض انتظامی امور کے لئے دن و تاریخ مقرر کی جاتی ہے ورنہ ایصال ثواب تو ہر وقت ہر دن اموات کو نیت کرنے پر پہنچ ہی جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر قدرت رکھتا ہے اسی لئے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے وعظ کے لئے جمعرات کا دن مقرر فرمایا تھا لوگوں نے عرض کیا کے روزانہ وعظ فرمایا کیجے فرمایا کہ تم کو تنگی میں ڈالنا مجھ کو پسند نہیں۔ دیکھو مشکوۃ شریف کتاب العلم بخاری نے تو باری مقرر کرنے کا باب باندھا یہ محض آسانی کے لئے ہوتا ہے آج بھی

مدارس کے امتحان جلسے تعطیلات کے مہینہ اور تاریخیں مقرر ہوتی ہیں کہ لوگ ہرسال بغیر بلائے ان تاریخوں پر پہنچ جاویں صرف یہی مقصد ان کا بھی ہے اسی وجہ سے بزرگان دین کے عرس اور دیگر تقریبات شادی وغیرہ کے دن مقرر کئے جاتے ہیں تاکہ آنے والوں کو آسانی رہے محافل میلاد۔ گیارھویں شریف۔ عرس مبارک وغیرہ کے جلسے جلوس تبلیغ دین کا بہترین ذریعہ ہیں اور ایسی محافل میں لوگوں کا شامل ہونا بالخصوص ان مجالس میں علماء صلحاء مشائخ سبھی شریک ہوتے ہیں اور ان کی زیارت اور صحبت سے مسلمان بخوبی مستفیض ہوکر دعائیں لیتے ہیں اور گوہر مراد سے جھولیاں بھر کر واپس جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے وَفِی الْخَبَرِ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَأْتِیْ اِلٰی مَجَالِسِ الذِّکْرِ بِذُنُوْبٍ کَالْجِبَالِ فَیَقُوْمُ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَیْسَ عَلَیْهِ مِنْهَا شَیْئٌ (نزھۃ المجالس مطبوعہ مصر ص ۱۲)

(ترجمہ)= حدیث شریف میں ہے کہ بندہ پہاڑوں کی مانند گناہ لیکر مجلس ذکر مین آتا ہے ذکر سننے کے بعد پھر مجلس ذکر سے اٹھ جاتا ہے اور اس پر گناہوں میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہتا اللہ تعالیٰ مجلس ذکر میں شرکت پر یوں فضل فرماتا ہے کہ گناہ بخش دیتا ہے اور یہ نیک کام توشہ آخرت بن جاتے ہیں

توشہ اعمال اپنا ساتھ لے جاوٴ اجی =
کون پیچھے قبر میں بھیجے گا سوچو تو سہی =

بعد مرنے کے تمھیں اپنا پرایا بھول جائے =
فاتحہ کو قبر پر پھر کوئی آئے یا نہ آئے =

یہ دنیا آخر فانی ہے =
اور موت بھی اک دن آنی ہے =

نیت کا اثر

ہر نیک کام کرتے وقت اور جتنے مسائل کتاب ھذا میں درج کئے گئے ہیں اچھی طرح ذھن نشین کرلیا جائے یہ اجر و ثواب تب ملے گا جب نیت خالص رضائے الٰہی کے لئے ہو حدیث میں ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَّا نَوٰی' رِیَاء وسُمْع فخریہ دکھاوہ نہ ہو بلکہ رضائے الٰہی مقصود ہو اور خوشنودی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دل میں ارادہ ہو ورنہ سب کچھ ضائع ہو جائے گا الحاصل ہر کام میں نیک نیت ہونا چاہیے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ مادر زادولی تھے اور قطب الاقطاب ' وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ اللہ تعالیٰ احسان فرماتا ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے۔ حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں ایک حکایت لکھ کر مسئلہ سمجھایا ہے کہ ایک شخص نے مسجد کے پاس اپنا مکان بنوایا اور مسجد کی طرف ایک دریچہ رکھا اس کے پیر صاحب نے پوچھا کہ یہ دریچہ کس لئے رکھا ہے اس نے کہا ہوا اور روشنی کے لئے پیر صاحب نے فرمایا اگر تو یہ نیت کرتا کہ یہ دریچہ محض اس لئے رکھا ہے کہ مسجد سے اذان کی آواز آجائے یا جماعت کے کھڑے ہونے کا علم ہو جایا کرے تو ہوا اور روشنی خود بخود آجایا کرتی اور تجھے اس کا ثواب ہوتا۔

حکایت=قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَنَيْتُ اَمْرِيْ عَلَى الصِّدْقِ وَاِنِّيْ خَرَجْتُ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْبَغْدَادِ اَطْلُبُ الْعِلْمَ فَاَعْطَتْنِيْ اُمِّيْ اَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا" وَعَاهَدَتْنِيْ عَلَى الصِّدْقِ فَلَمَّا وَصَلْنَا اَرْضَ هَمَدَان خَرَجَ عَلَيْنَا عَرَبٌ فَاَخَذُوا الْقَافِلَةَ فَمَرَّ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ مَا مَعَكَ قُلْتُ اَرْبَعُوْنَ دِيْنَارًا" فَظَنَّ اَنِّيْ اَهْزَاُبِهٖ فَتَرَكَنِيْ فَرَاٰنِيْ رَجُلٌ اٰخِرُ فَقَالَ مَا مَعَكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَخَذَنِيْ اِلٰى كَبِيْرِ هِمْ فَسَاَلَنِيْ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الصِّدْقِ قُلْتُ عَاهَدَتْنِيْ اُمِّيْ عَلَى الصِّدْقِ

فَاَخَافُ اَنْ اَخُوْنَ عَهْدَهَا فَصَاحَ وَمَزَّقَ ثِيَابَهٗ وَقَالَ اَنْتَ تَخَافُ اَنْ تَخُوْنَ عَهْدَ اُمِّكَ وَاَنَا لَا اَخَافُ عَهْدًا لِلّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ اَمَرَ بِرَدِّ مَا اَخَذُوْهُ مِنَ الْقَافِلَةِ وَقَالَ اَنَا تَائِبٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى يَدَيْكَ فَقَالَ مَنْ مَّعَهٗ اَنْتَ كَبِيْرُنَا فِي قَطْعِ الطَّرِيْقِ وَاَنْتَ الْيَوْمَ كَبِيْرُنَا فِي التَّوْبَةِ فَتَابُوْا جَمِيْعًا" بِبَرْكَةِ الصِّدْقِ = (نزھتہ المجالس مطبوعہ مصر)

(ترجمہ)= فرمایا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے میری ولایت کی بنیاد صدق پر ہے اسطرح کہ میں مکہ مکرمہ سے سے بغداد شریف کی طرف نکلا علم حاصل کرنے کے لئے پھر میری امی جان نے خرچہ کے لئے چالیس (۴۰) دینار عطا فرمائے اور سچ بولنے کے لئے مجھ سے وعدہ لیا پھر جب ھمدان کی سرزمین پر پہنچے تو عرب کے بدو ڈاکو ھم پر آپہنچے پس قافلہ کو لوٹ لیا پھر ایک ان میں سے میرے پاس آیا اور کہا تیرے پاس بھی کچھ ہے میں نے کہا کہ ہاں چالیس دینار ہیں اس نے مذاق سمجھ کر مجھے چھوڑ دیا تلاشی نہ لی پھر دوسرا ڈاکو آیا اور کہا تیرے پاس کوئی چیز ہے پھر بھی میں نے سچ سچ بتایا کہ چالیس دینار میرے پاس ہیں پھر اس نے مجھے پکڑ کر اپنے سردار ڈاکو کے پاس لے گیا پھر اس نے مجھ سے پوچھا پھر اس کو بھی سچ سچ بتادیا پھر ڈاکو نے کہا کے تجھے سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا۔ میں نے کہا کہ مجھ سے میری امی جان نے وعدہ لیا ہے کہ جھوٹ ہرگز نہ بولنا پس مجھے خوف آتا ہے کہ میں اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ وعدہ کیے پر خیانت نہ کروں پھر ڈاکوؤں کے سردار نے چیخ چیخ کر اپنے کپڑے پھاڑ دئے اور کہا کہ تو اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ وعدہ کرنے پر خیانت کا خوف کرتا ہے اور میں اللہ کے ساتھ عہد کرنے پر بھی خدا کا خوف نہیں کرتا پھر ڈاکو نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ تمام لوٹا ہوا مال قافلے والوں کو واپس کردو اور کہا کہ میں اللہ کے لئے صدق دل سے توبہ کرتا ہوں آپ کے ہاتھ پر یعنی غوث پاک کے ہاتھوں پر۔ جو اسکے ساتھی تھے انہوں نے کہا کہ ڈاکہ مارنے میں تو ہمارا سردار تھا اور آج کے دن بھی توبہ کرنے پر تو ہمارا سردار ہے پھر تمام ڈاکوؤں نے صدق دل سے توبہ تائب ہو کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مرید ہو گئے صدق و سچائی بولنے کی برکت سے اور اولیاء کاملین میں شامل ہو گئے۔

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

تابعدار مرید میراندے عالی درجے پاون
چوراں نوں رب قطب بناوے نظر تلے جد آون

از قصیدہ حضرت غوث بہاوالحق صاحب رحمتہ اللہ علیہ ملتانی

سگ درگاہ میراں شوچو خواہی قرب ربانی
کہ برشیراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی
امیر دستگیرے غوث اعظم قطب ربانی
حبیب سید عالم زہے محبوب سبحانی

نانا تیرا محمد دادا تیرا علی ہے
اے دستگیر عالم تجھ سانہ کوئی ولی ہے

اے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہم چوروں پر بھی نظر کرم فرمادو (آمین)

عنوان نمبر ۱۲

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ط

(ترجمہ)= اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے

اس آیت سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ تبلیغ کسی حال میں نہ چھوڑنی چاہیے دوسرے یہ کہ وعظ نصیحت مومنوں کو مفید ہے یا انہیں جن کے نصیب میں ایمان ہو۔ ہر زمین میں تخم نہیں اگتا۔

دعاء صدقات ' خیرات ' قرات درود شریف وغیرہ کاثواب مردوں کو پہنچتے ہوئے اولیاء اللہ نے مشاہدہ کیا ہے

فکر آخرت

حدیث پاک = وَفِی الْبُخَارِیْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْکَبَیَّ وَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ ۔!

(ترجمہ)= بخاری شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑا اور فرمایا تو دنیا میں ایسا رہ گویا کہ تو مسافر ہے یا راہگذر ہے اور اپنے نفس کو اہل قبور سے شمار کر۔!

از سعدی ؒ

منہ دل بریں دیرنا پایدار
زسعدی ہمیں یک سخن یاد دار

حدیث پاک = عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَرَّ عَلَی الْمَقَابِرِ وَقَرَاَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اِلٰی آخِرِہٖ اِحْدٰی عَشْرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ وَھَبَ ثَوَابَھَا لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ (نزھۃ المجالس مطبوعہ مصر)

(ترجمہ)= نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے جو شخص قبرستان سے گزرے اور گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھے پھر اس کا ثواب مردوں کے ارواح کو بخش دے اموات کی تعداد کے موافق ایصال ثواب کرنے والے کو بھی ثواب ملے گا۔

کَانَ بَعْضُ الصَّالِحِیْنَ یَزُوْرُ الْقُبُوْرَ فَاَدْرَکَہُ النَّوْمُ لَیْلَۃً فَلَمْ یَزُرْھَا فَرَئَ الْاَمْوَاتَ عَلٰی قُبُوْرِھِمْ فَسَاَلَھُمْ ھَلْ قَامَتِ الْقِیَامَۃُ قَالُوْا

لَا وَلٰكِنْ مَرَّ عَلَيْنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَقَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ط ثَلٰثِيْنَ مَرَّةً وَجَعَلَ ثَوَابَهَا لَنَا فَنَحْنُ نُقَاسِمُهَا مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَمَا اسْتَوْفِيْنَا بَعْدُ (نزهته المجالس مطبوعہ مصر)۔

(ترجمہ)= ایک ولی اللہ نے رات کے وقت اھل قبور کی زیارت کی پس ان کو نیند آگئی رات وہ پھر زیارت قبور نہ کر سکے پھر حالت خواب میں دیکھا مردے اپنی اپنی قبروں پر موجود ہیں اس بزرگ نے دریافت کیا۔ کیا قیامت قائم ہو گئی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں اور لیکن ھمارے پاس سے تقریبا" بیس سال کا عرصہ ہو گیا ہے انہوں نے قل ھو اللہ احد آخر تک تیس مرتبہ تلاوت کی اور ھمیں ثواب پہنچایا پس ھم اس دن سے ثواب تقسیم کر رہے ہیں پس ابھی تک پورا ثواب تقسیم نہیں کر سکے سبحان اللہ سبحان اللہ وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهٖ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ اَبِيْهِ اَوْ اَخِيْهِ اَوْ صَدِيْقٍ لَهُ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَتْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ هَدَايَ الْاَحْيَاءِ لِلْاَمْوَاتِ الدُّعَاءُ وَالْاِسْتِغْفَارُ (نزهته الناظرين مطبوعہ مصر ص ۲۹۸)۔

(ترجمہ)= نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا نہیں ہے میت اپنی قبر میں مگر غرق ہونے والے فریاد کرنے والے کی مثل انتظار کرتا ہے دعا کی جب اس کو پہنچ جائے اپنے باپ یا ماں کی طرف سے یا اپنے بھائی یا دوست کی طرف سے جب دعا کا ثواب پہنچے تو اسکے لئے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اور زندوں کی طرف سے مردوں کے لئے بہترین تحفہ دعا اور استغفار ہے۔

پچھلی راتیں رحمت رب دی کرے بلند آوازہ
بخشش منگن والیاں تائیں کھلا ہے دروازہ

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے راہ منزل ہی نہیں

فَقِيْه اَبُوْ اللَّيْث سَمَرْقَنْدِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ صَالِح الْمُرِيِّ اَنَّهُ اَقْبَلَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ يُرِيْدُ مَسْجِدَ الْجَامِعِ لِيُصَلِّيْ بِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَمَرَّ بِمَقْبَرَةٍ فَقَالَ لَوْاَقَمْتُ حَتّٰى يَطْلَعَ الْفَجْرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَتَكَأَ عَلٰى قَبْرٍ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَرَأٰى فِيْ مَنَامِهٖ كَاَنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ قَدْخَرَجُوْا مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَقَعَدُوْا حَلَقًا" حَلَقًا" فَاِذَا شَابٌّ عَلَيْهِ ثِيَابٌ دَنِيَّةٌ فَقَعَدَ فِيْ جَانِبٍ مَغْمُوْمًا" فَاَقْبَلَتْ اَطْبَاقٌ مُغَطَّاةٌ بِمَنَادِيْلٍ فَكُلَّمَا جَآءَ وَاحِدًا" مِّنْهُمْ طَبَقٌ اَخَذَهُ وَدَخَلَ فِيْ قَبْرِهٖ وَلَمْ يَأْتِ الشَّآبَ شَيْئٌ فَقَامَ حَزِيْنًا" لِيَدْخُلَ قَبْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَاعَبْدَاللّٰهِ مَالِيْ اَرَاكَ حَزِيْنًا" فَقَالَ يَاصٰلِحَ الْمُرِي هَلْ رَأَيْتَ الْاَطْبَاقَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَمَاهِيَ فَقَالَ تِلْكَ الْاَطْبَاقُ الْاَحْيَاءِ لِمَوْتَاهُمْ كُلَّمَا تَصَدَّقُوْا عَنْهُمْ وَدَعَوْالَهُمْ اَتَاهُمْ ذٰلِكَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ وَاِنِّيْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ السِّنْدِ اَقْبَلْتُ بِوَالِدَتِيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَلَمَّا وَصَلْنَا الْبَصْرَةَ تَوَفَّيْتُ وَتَزَوَّجَتْ وَالِدَتِيْ بَعْدِيْ وَلَمْ تَذْكُرْ اَنَّ لَهَا وَلَدًا" قَدِاشْغَلَتْهَا الدُّنْيَا فَحَقَّ لِيَ الْحُزْنُ فَقَالَ صَالِحُ الْمُرِي فَقُلْتُ وَاَيْنَ اُمُّكَ فَذَكَرَلِيْ مَوْضَعَهَا فَلَمَّا اَصْبَحْتُ وَقَضَيْتُ صَلٰوتِيْ وَسَئَلْتُ عَنْ مَنْزِلَهَا فَاَرْشَدتُ اِلَيْهِ فَجِئْتُ اِلَيْهَا وَقُلْتُ لَهَا اِنِّيْ صَالِحُ الْمُرِي ثُمَّ لَهَا هَلْ لَكَ مِنْ وَّلَدٍ قَالَتْ لَا فَقُلْتُ هَلْ كَانَ لَكَ وَلَدٌ فَتَنَفَّسَتْ ثُمَّ قَالَتْ كَانَ وَمَاتَ وَهُوَشَابٌّ فَقَصَصْتُ عَلَيْهَا الْقِصَّةَ فَبَكَتْ ثُمَّ دَفَعَتْ اِلَيَّ اَلْفَ دِرْهَمٍ فَقَالَتْ تَصَدَّقْ بِهَا عَنْ وَلَدِيْ وَلَا اَنْسَاهُ مِنَ الدُّعَاءِ وَالصَّدَقَةِ فِيْ مَابَقِيَ عُمْرِيْ قَالَ فَصَدَّقْتُ بِالْاَلْفِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةَ الْاُخْرٰى اَقْبَلْتُ اُرِيْدُ

الْمَسْجِدَ فَأَتَيْتُ الْمَقْبَرَةَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَنَدتُّ إِلٰى قَبْرٍ فَنِمْتُ فَإِذَا أَنَا بِالْقَوْمِ قَدْ خَرَجُوْا وَإِذَا بِالْفَتٰى وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ قَدْ جَاءَ فَرَحًا" مَسْرُوْرًا" حَتّٰى دَنَا مِنِّيْ ثُمَّ قَالَ يَا صَالِحَ الْمَرِي جَزَاكَ اللّٰهُ عَنِّيْ خَيْرًا" قَدْ وَصَلَتْ إِلَيْنَا الْهَدِيَّةُ (نزھۃ الناظرین مطبوعہ مصر ص ۲۹۹)۔

(ترجمہ)= حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان اولیاء صالح المری رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ جمعۃ المبارک کی شب میں آئے جامع مسجد میں آنے کے ارادہ سے تاکہ فجر کی نماز باجماعت ادا کریں تو قبرستان سے گزرے دل میں خیال فرمایا کہ کچھ دیر یہاں آرام کرلوں صبح طلوع ہونے کی دیر ہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جائے پھر دو رکعت نفل پڑھ کر ایک قبر کے ساتھ تکیہ لگا کر لیٹ گئے اور نیند آگئی پھر خواب میں دیکھا کہ اھل قبور اپنی اپنی قبر سے باہر آگئے اور حلقے بنا کر بیٹھ گئے ان میں ایک نوجوان پھٹے پرانے میلے کچیلے کپڑے جسم پر تھے پھر ایک طرف غم ناک حالت میں خموش بیٹھ گیا پھر رومالوں سے ڈھکے ہوئے تھال آگئے پس جب آئے تھال تو ایک ایک کر کے لے کر اپنی اپنی قبر میں داخل ہو گئے اور اس جوان کے لئے کوئی چیز نہیں آئی پھر غمناک ہو کر قبر میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو میں نے کہا یا عبداللہ میں تجھے غمناک کیوں دیکھتا ہوں اس نے کہا یا صالح المری آپ نے وہ تھال نورانی کیا دیکھے ہیں میں نے کہا ہاں دیکھے ہیں وہ کیا تھے اس نے کہا یہ نورانی تھال زندوں کی طرف سے اپنے مردوں کے لئے تھے جب وہ صدقہ خیرات انکی طرف سے کرتے تھے اور بخشش کی دعائیں مانگتے تھے وہ نورانی تھال جمعۃ المبارک کی رات کو ان کے پاس بطور ثواب پہنچ جاتے ہیں اور میں ایک پردیسی اہل سند سے ہوں اپنی والدہ ماجدہ کو حج کرانے کے ارادہ سے لایا تھا جب ہم دونوں بصرہ میں پہنچے تو میں بیمار ہو کر فوت ہو گیا میرے بعد میری والدہ نے وہاں شادی کرلی اور مجھے کبھی یاد نہیں کیا کہ میرا بیٹا بھی تھا پھر دنیا کے کاروبار میں ایسی مشغول ہوئی کہ مجھے بالکل ہی بھلا دیا تو میرا غم ناک ہونا بجا ہے پس کہا صالح المری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ میں نے اس سے کہا کہ تیری

والدہ کہاں رہتی ہے پھر مجھے اس کا پورا پتہ بتایا جب صبح ہوئی تو میں نے اپنی نماز مسجد میں ادا کی میں نے لوگوں سے اس کا گھر پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ گھر ہے تو میں نے اس عورت کے دروازہ پر دستک دی اور میں نے بتایا کہ میں صالح المری ہوں پھر میں نے اس سے پوچھا کیا تیرا لڑکا ہے اس نے انکار میں جواب دیا تو پھر میں نے کہا کہ کبھی پہلے لڑکا تھا تو اس کا سانس گھٹنے لگا اور رو پڑی پھر بتایا میرا لڑکا تھا مگر وہ فوت ہو گیا ہے جوانی کی حالت میں پھر میں نے سارا مردوں والا قصہ بتایا تو غم کے مارے رو پڑی پھر مجھے ایک ہزار درھم خیرات کرنے اور ایصال ثواب کے لئے دیئے پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر یہ صدقہ میرے بیٹے کے لئے تقسیم کر دیں اور وعدہ کرتی ہوں کہ اس کو دعاؤں اور صدقہ خیرات سے کبھی نہ بھلاؤں گی جب تک میری زندگی ہے حضرت صالح المری نے فرمایا کہ میں نے ایک ہزار درھم خدا کے نام صدقہ کر کے اس نوجوان کی روح کو ایصال ثواب کر دیا پھر جب دوسرا جمعہ آیا تو میں مسجد میں جانے کے لئے گیا اور پھر حسب سابق قبرستان میں آیا اور دو رکعت نفل ادا کر کے ایک قبر کے قریب لیٹ گیا پھر سو گیا تو کیا دیکھتا ہوں خواب میں وھی مردے قبروں سے باہر موجود ہیں اور وہ نوجوان بھی اور اس پر بہترین سفید لباس موجود ہے وہ میرے پاس آیا بے انتہا خوش و مسرور ہے یہاں تک کہ میرے قریب آگیا پھر کہا یا صالح المری میری طرف سے اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزائے خیر دے یقیناً" وہ صدقہ کردہ تحفہ مجھے مل گیا ہے یعنی اجر و ثواب اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیا ہے

اس واقعے سے کئی مسئلے معلوم ہو گئے

مسئلہ نمبر ۱ = زندوں کی طرف سے ہر عمل خیر کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے

مسئلہ نمبر ۲ = مردے زندوں کو پہچانتے ہیں نام کا بھی علم ہوتا ہے اس نوجوان مردے نے اپنی والدہ کا پتہ بھی بتایا بڑی آسانی سے اس کی والدہ کے مکان پر صالح المری پہنچ گئے اسکو نصیحت بھی کر دی۔

مسئلہ نمبر ۳ = اولیاء اللہ کے خواب سچے ہوتے ہیں یہ سب کچھ اللہ جل شانہ کے حکم سے ہوتا ہے اور علم اور اجر و ثواب اسی کے حکم سے مردوں کو پہنچتا ہے

مسئلہ نمبر۴ = کرامات اولیاء اللہ کی برحق ہوتی ہیں ان کا انکار بڑی بے ادبی ہے وَلَا اِنْکَارَ فِیْ ذٰلِکَ فَاِنَّ اِنْکَارَ ذٰلِکَ یُؤَدِّیْ اِلٰی سُوْءِ الْخَاتِمَةِ اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہِ (ترجمہ) اس کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ان کا انکار برے خاتمہ کی طرف لے جاتا ہے اللہ پناہ دے (آمین)

شب گور خواہی منور چو روز =

ازیں جا چراغ عمل برفروز =

قبر والی رات تو روشن دن کی طرح چاہتا ہے تو اسی جگہ سے عملوں کا چراغ روشن کر لے ایک بار درود شریف پڑھ کر اہل قبور کو ثواب بخشا تو ستر ہزار بخشے گئے اللہ اکبر جاءت فی الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

(عربی عبارت کا ترجمہ اردو میں منتقل کیا ہے۔ بخوف طوالت)

ابن الملقن رحمتہ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے ایک عورت حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی عرض کی یا شیخ میری بیٹی وفات پا گئی ہے اور میں بہت اداس ہوں میں چاہتی ہوں کہ خواب میں اس کو دیکھ لیتی بہت غمناک ہوں حضرت حسن بصری نے فرمایا چار رکعت نماز نفل ادا کر ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ تکاثر ایک مرتبہ پڑھ اور عشاء کی نماز کے بعد پڑھ کر پھر درود شریف پڑھتے رہنا یہاں تک کہ نیند آجائے پڑھتے پڑھتے سو جانا پھر اس عورت نے ایسا ہی عمل کیا اپنی بیٹی کو خواب میں نہایت ہی بری حالت میں دیکھا اور اس پر قطران یعنی تارکول کا لباس تھا اور اس کے ہاتھ پاؤں دوزخ کی آگ کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے پس جب بیدار ہوئی حضرت حسن بصری کی خدمت میں آئی سارا قصہ سنایا حضرت حسن بصری نے کہا کہ صدقہ کر شاید اللہ تعالیٰ اسے بخش دے اس عورت نے صدقہ کردیا اور ثواب بیٹی کی روح کو بخش دیا پھر حضرت حسن بصری نے اسی رات خواب میں دیکھا کَاَنَّہٗ فِیْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ کہ وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ایک خوبصورت تخت پر بیٹھی ہوئی ہے نہایت حسینہ جمیلہ لڑکی ہے اور سر پر نور کا تاج ہے پھر بولی یا حسن کیا مجھے پہچانا ہے فرمایا نہیں لڑکی نے عرض کی کہ میں اسی

عورت کی بیٹی ہوں جسکو آپ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا حضرت حسن بصری نے فرمایا اس کے علاوہ کوئی اور بات بتا عرض کی کہ وہی بات ہے جو میری والدہ نے بتائی ہے حضرت حسن بصری نے عرض کی یہ منزلت یہ مرتبہ تو نے کیسے پایا ہے لڑکی نے عرض کیا اور بتایا کہ ہم ستر ہزار مردے اسی عذاب میں مبتلا رہے جیسا کہ میری ماں نے آپ کو بتلایا ہے پھر ایک خدا کا صالح بندہ ہمارے پاس قبرستان میں آیا اور وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ واحدۃ ایک بار حضور رحمۃ للعلمین پر درود شریف پڑھ کر ہمیں ثواب بخشا درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو دوزخ کے عذاب سے چھٹکارا دے کر بخش دیا اور مجھے جو ثواب کا حصہ ملا ہے وہ آپ نے خود دیکھ لیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے کتنا بڑا ثواب ہے

خدا بھیج بحد درود وسلام

بروح محمد وال محمد

قال ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اِنَّ رَجُلًا دَفَنَ اُخْتًا لَہٗ ثُمَّ ذَکَرَ اَنَّہٗ نَسِیَ کِیْسًا لَّہٗ فِیْ قَبْرِھَا فَاَتَی الْقَبْرَ فَنَبَشَہٗ فَوَجَدَ الْکِیْسَ ثُمَّ رَفَعَ مَا عَلَی اللَّحْدِ فَرَاَی الْقَبْرَ یَشْتَعِلُ نَارًا فَسَاَلَ اُمَّہٗ عَنْ عَمَلِ اُخْتِہٖ فَقَالَتْ کَانَتْ تُؤَخِّرُ الصَّلٰوۃَ وَلَا تُصَلِّیْ بِطَھَارَۃٍ کَامِلَۃٍ وَتَاْتِیْ اَبْوَابَ الْجِیْرَانِ لِتَسْمَعَ حَدِیْثَھُمْ لِتَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ (نزہۃ الناظرین مطبوعہ مصر)

عورتوں کے لئے مقام عبرت

(ترجمہ)= حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے اپنی بہن فوت شدہ کو قبر میں دفنایا اور دفن کرتے وقت بٹوا قبر میں گر گیا اور بھول گیا بعد کو یاد آیا پھر قبر پر آیا اور اس نے مٹی قبر سے اٹھائی تو بٹوا مل گیا پھر لحد سے مٹی اٹھائی تاکہ بہن کو ایک دفعہ پھر دیکھ لوں تو کیا دیکھا کہ لحد آگ سے بھری ہوئی ہے شعلے بلند

ہونے لگے فورا" لحد بند کردی گھر آکر اپنی والدہ سے اپنی بہن کے زندگی کے حالات دریافت کیے کہ کون سے عمل کرتی تھی والدہ نے بتایا کہ تین عمل ایسے کرتی تھی جو شریعت کے خلاف تھے نماز بے وقت پڑھتی تھی اور وضو کامل نہ کرتی تھی اور بعد کو پڑوسیوں کے دروازوں پر جاکر خفیہ باتیں سنکر لوگوں کے گھروں میں جاکر چغلخوری کرتی تھی یہ تین باتیں اس میں تھیں جس سے لڑائی جھگڑا فتنہ فساد برپا ہو جاتا جو بہت زیادہ گناہ ہے اس واقعے سے چار مسئلے معلوم ہوئے اللہ مرد و عورتوں کو بداعمالیوں سے بچائے۔!

مسئلہ نمبر۱ = نماز بے وقت اور سستی سے پڑھنا عذاب قبر کا باعث ہے

مسئلہ نمبر۲ = وضو کامل نہ کرنے سے بھی عذاب ہوتا ہے

مسئلہ نمبر۳ = چغلخوری بہت بڑا گناہ ہے جس سے فتنے اٹھتے ہیں اور عذاب قبر بھی ہوتا ہے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ط فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت ہے

مسئلہ نمبر۴ = عذاب قبر برحق ہے اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے بچائے (آمین)

اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ ط قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے

عنوان نمبر ۱۳

عورتوں کے پردہ کا حکم اور عورتوں کے بال کٹوانے کا حکم

ارشاد ربانی ہے ۔ يَآاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ط (سورہ احزاب پارہ ۲۲) (ترجمہ)= اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں (کنز الایمان حاشیہ نمبر5 ' ص 506' پر ہے) اور سر اور چہرے کو چھپائیں جب کسی حاجت کے لئے ان کو نکلنا ہو مقام غور ہے کہ پردہ کے بارے میں آج اس معاشرہ میں بالکل پرواہ ہی نہیں رہی ہر عورت شرعی پردہ سے بیزار ہے حالانکہ پردہ اسلام میں فرضیت اور

واجبیت کا حامل ہے اور عورتوں کو عزت و عصمت اور شرافت کا کامل نمونہ اور ہر فتنہ اور گناہ سے محفوظ رکھنے کا دین اسلام درس دیتا ہے مگر مرد اور عورتیں بے پردگی میں اپنی عزت و وقار سمجھنے لگے ہیں اسی وجہ سے حجاب کا تصور بھی نہیں کرتے الا ماشاء اللہ یہ کمزوریاں اور سستیاں تہذیب مغرب کے اثر کی وجہ سے ہیں

خدا تہذیب مغرب سے بچائے مرد مومن کو
اٹھا دی ہے تمیز اس نے حلالی اور حرامی کی

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً مغربیت کی وبا سے

جسکو دیکھو پردے سے بیزار ہے
کیوں نہ ہو الحاد کا بازار ہے
شرم و غیرت دونوں پیچھے رہ گئیں
تیز فیشن کی بڑی رفتار ہے

خدا کا خوف رکھنے والے عذاب الٰہی سے ڈرنے والے ایسی آزادی کو پسند کبھی نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں اور ایمان کامل رکھتے ہیں کہ ایک نہ ایک دن مرنا ضرور ہے قبر و حشر و نشر جنت دوزخ خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہوئے ہیں نیک لوگوں کے لئے جنت کی نعمتیں ہیں بدکاروں کو دوزخ کی آگ میں جھونک دیں گے خدارا آج ہی اس دنیا میں برے عملوں سے بچ کر نیک اعمال بجالانے کی کوشش کریں اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ نماز ' روزہ ' صدقہ ' خیرات ' زکوۃ مسلمانوں سے ہمدردی صلہ رحمی والدین کی خدمت مین عظمت ہے اور تمام خلق خدا پر رحم اور تمام بزرگوں کا ادب تمام لوگوں سے خیر خواھی حسن خلق سخاوت غرضیکہ حقوق اللہ حقوق العباد بلکہ حقوق الانعام کو

پورا پورا ادا کرنے کی کوشش کرے ورنہ باز پرس ہوگی

ھرچہ آید بر تو از ظلمات وغم
این تو بے باکی و گستاخی است ھم

حضور علیہ السلام نے فرمایا خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ اِلَّا فِیْ مُؤْمِنٍ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَآءِ دو خصلتیں جمع نہیں ہو سکتیں مگر مومن میں اچھا خلق اور سخاوت وغیرہ یہ اعمال صالحہ نیک نیتی سے کئے گئے تو یہی آخرت کے لئے کھیتی باڑی ہے اور عذاب سے بچانے والے ہیں بفضلہٖ تعالیٰ

از اکبرالہ آبادیؒ

بزرگوں کا ادب اللہ کا ڈر شرم آنکھوں میں
انہی اوصاف کی نسبت مذاھب میں اشارہ ہے
کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو کلام ایسا
کہ جو کوئی تم سے کرتا تمھیں ناگوار ہوتا

آمدم بر سر مطلب

عورت اپنے پورے جسم کو ڈھانپ کر ضرورت کے وقت اگر باہر نکلنا ہو تو چہرہ ہاتھ اور باقی جسم ٹخنوں کے نیچے تک بڑی چادر لپیٹ کر ضرورت کے وقت گھر سے نکل سکتی ہے ان چھوٹی فیشنی چادروں سے چہرہ ہاتھ اور ٹخنے تک پردہ شرعی نہیں ہو سکتا اس واسطے عورت کو اپنا شرم و حیا باقاعدہ قائم رکھنا چاہیے اسی میں عورت کی دین و دنیا میں فلاح ہے

حکم قرآں ہے کہ منہ تک بھی رہے زیر نقاب =
داور محشر کو دیں گے روز محشر کیا جواب =

اور یہاں پھرتی ہیں کھولے سر بھی اکثر بیبیاں
ناچیں گائیں اور جائیں جنکی تھیٹر بیبیاں

عورت کا گھر سے بوجہ مجبوری نکلنے کا یہ مطلب نہیں کہ چہرہ ہاتھ کھلے رکھے جیسے آجکل رواج ہے کہ یا تو بے برقعہ باہر پھرتی ہیں اگر برقعہ ہے تو منہ کھلا ہوا ہے اور برقعہ بھی نہایت چمکدار اور خوشنما کہ غیرلوگوں کی اس پر خواہ مخواہ نظرپڑے یہ جائز نہیں اب فقہ کی سیر کرتے چلئے فقہاء فرماتے ہیں عورت کے سر سے نکلے ہوئے بال پاؤں کے کٹے ہوئے ناخن بھی غیر مرد نہ دیکھے (دیکھو شامی باب السترا) اگر اسکی پوری تحقیق کرنا ہو تو اعلیٰحضرت قدس سرہ کی کتاب مروالنجا لخروج النساء کا مطالعہ کرو حضرت مفسراعظم قاضی بیضاوی رحمتہ اللہ علیہ نے نہایت وضاحت کے ساتھ ان الفاظ کے مفہوم کو قلمبند کیا ہے چنانچہ وہ مذکورہ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں یُغَطِّیْنَ وُجُوْھَھُنَّ وَاَبْدَانَھُنَّ (ترجمہ)= یعنی عورتیں اپنے چہروں اور بدنوں کو فراخ چادروں میں کسی کام کے وقت باہر جاتے وقت لپیٹ لیا کریں اور لفظ مِن جَلَابِیْبِھِنَّ میں واقع ہوا ہے وہ ․عضیت کا مفہوم پیدا کرتا ہے کیونکہ کچھ حصہ سے عورت اپنے چہرہ کو ڈھانپ لیتی ہے اور باقی سے باقی حصہ بدن کو الغرض جمہور مفسرین نے ان الفاظ کا مفہوم قریبا" قریبا" ایک ہی لکھا ہے یعنی پردہ شرعی وھی ہے جو آج تک مروج ہے صرف کم و بیش طرز بیان میں اختلاف ہے اور نقاب اور برقعہ کا مفہوم مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ سے حاصل ہوتا ہے جلباب بڑی چادر کو کہتے ہیں جس سے عورت کے پردے کے شرعی تقاضے پورے ہوتے ہیں اور مفسراعظم حافظ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر درمنثور میں براویت ابن منذر وابن حاتم عن محمد ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ابن سیرین رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سلمانی رضی اللہ عنہ سے آیت مزکورہ کے معنی دریافت کیۓ تو انہوں نے عملی طور پر مجھے جواب دیا یعنی چادر کو اوڑھ کر اپنا سر اور چہرہ ڈھانپ لیا اور ایک آنکھ ننگی چھوڑ دی یہی شرعی

پردہ ہے بڑی چادر کو نقاب لگا دیا جائے اور ٹخنوں تک چادر سے جسم کو چھپا لیا جائے یا باریک سراخ والا نقاب کا برقعہ کھلا کھلا ٹخنوں تک کسی رنگ کا بھی مگر سادہ برقعہ بہتر ہے اس سے بھی چہرہ نظر نہیں آتا اور راستہ بخوبی نظر آتا ہے یہ پردہ کے شرعی تقاضے پورے کرتے ہیں البتہ شدید ضرورت کے وقت علاج معالجہ کے لئے طبیب کے سامنے بدن کھولنے کی اجازت ہے البتہ سرمہ خوشبو اور بن ٹھن کر بھی نکلنا ممنوع ہے اسی طرح عورت کے محارم کے لئے کھلا رکھنا جائز ہے یعنی چہرہ اور ہاتھ اجنبی مرد کے سامنے چہرہ ہاتھ ننگے رکھنے کی شرعاً" اجازت نہیں ہے اجنبی مرد اجنبی عورت کو بلا ضرورت شرعی نہیں دیکھ سکتا اسی طرح اجنبی عورت اجنبی مرد کو نہیں دیکھ سکتی اور اجنبی مرد اجنبی عورت کے ساتھ اکیلا نہیں رہ سکتا شیطان دشمن ہروقت تاک میں رہتا ہے ایک حدیث مبارک سے عبرت حاصل کرنا ضروری ہے اس حدیث ذیل پر عمل کر کے رضائے مولی کا درجہ پایا تھا اللہ والوں نے شادی غمی کے موقع پر مرد اور عورتیں پردے کا خیال بالکل نہیں کرتے پردہ بڑا ضروری ہے غیر محرم مرد غیر محرم عورت کو نہیں دیکھ سکتا اس طرح غیر محرم عورت غیر محرم مرد کو نہیں دیکھ سکتی شریعت مطہرہ کی پابندی سخت ضروری ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ صرف چہرہ ہی ایک ایسا محل فتنہ ہے جس پر مجرد دیکھنے کے دل میں شیطانی وساوس پیدا ہونے لگ جاتے ہیں جن سے مرد اور عورت ہردو کی نسبت عصمت و عفت کے زائل ہونے کا قوی احتمال ہے علاج معالجہ وغیرہ کے لئے کسی بھی جسم کے حصہ کو مجبوری کی حالت میں دیکھایا جاسکتا ہے۔

حدیث شریف = قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَاکَہَ اِمْرَأَۃً لَمْ تَحِلَّ لَہٗ وَلَا یَمْلِکُھَا حُبِسَ بِکُلِّ کَلِمَۃٍ اَلْفُ عَامٍ فِی النَّارِ وَمَنِ الْتَزَمَ اِمْرَأَۃً حَرَامًا" اَیْ اِعْتَنَقَھَا قُرِنَ مَعَ الشَّیْطَانِ فِیْ سِلْسِلَۃٍ ثُمَّ یُؤْمَرُبِہٖ اِلَی النَّارِ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ (کتاب مافی الاسلام)۔

(ترجمہ) = رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی اجنبی عورت سے مذاق اور دل لگی کرتا ہے ایک ایک کلمہ کے بدلے میں ہزار سال عذاب میں رکھا جائے گا اور جو ایسی عورت سے گلے ملتا ہے شیطان کے ساتھ ایک زنجیر میں جکڑا کر

دوزخ کی آگ میں جھونک دیا جائے گا اللہ تعالٰی اپنے عذابوں سے بچائے (آمین) بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور البتہ زیادہ بوڑھی عورتیں جو بچے جننے کے قابل نہیں رہیں وہ بغیر ہار سنگھار زیورات کے برقعہ کے بغیر باہر نکلنے پر مجبور ہوں تو ان کے لئے گنجائش ہے دوپٹہ اوڑھ کر نکل سکتی ہیں واللہ اعلم وعلمہ اتم

پردہ علامہ اقبال کی نظر میں

نہ پردہ نہ تعلیم نئی ہو کہ پرانی
نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد
جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد
انداز بیان اگرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

سوال ابو داؤد شریف میں ایک حدیث حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق کے حوالہ سے کچھ لوگ ہاتھ اور چہرہ کھلا رکھنے کی آڑ لے کر کہتے ہیں کہ چہرہ اور ہاتھ کھلا رکھنا عورت کے لئے جائز ہے

حدیث اِنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِی بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْھَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ یَا اَسْمَاءَ اِنَ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَمْ یُصْلِحَ اَنْ یُّرٰی مِنْھَا اِلَّا ھٰذَا وَ ھٰذَا وَ اَشَارَ اِلٰی وَجْہِہٖ وَ کَفَّیْہِ (ترجمہ) حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ باریک کپڑے پہنے ہوئے جو رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ نے ان سے منہ پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء جب عورت بالغ ہو جائے سوائے منہ اور ہاتھ کے اس کا کوئی عضو اس طرح نہ رہنا چاہیے کہ کوئی اجنبی اسکو دیکھ سکے اور حضور ﷺ نے اپنے

چہرہ انور اور ہتھیلوں کی طرف اشارہ فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا چہرہ اور ہاتھ پردہ سے مستثنیٰ ہیں لہٰذا عورتوں کے چہرہ اور ہاتھوں کی طرف دیکھنا جائز ہے

جواب : حضرت اسماء از خود فرماتی ہیں کہ یہ حکم حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے چنانچہ حضرت سید علی قاری رحمتہ اللہ علیہ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں

لَعَلَّ هٰذَا کَانَ قَبْلَ الْحِجَاب یعنی شاید یہ حکم حجاب کے نزول سے پہلے کی بات ہے کیونکہ عقل سلیم یہ بات تسلیم نہیں کرتی اتنی جلیل اللہ صحابیہ کہ حضرت ابوبکر کی صاحبزادی اور رسول اللہ کی سالی سیدہ صدیقہ کی ہمشیرہ اور حضرت زبیر بن عوام مبشر بالجنہ کی زوجہ ہو اور اس تک خداوندی پہنچے اور وہ اس پر عمل نہ کریں یہ ناممکن ہے لہٰذا یہی صحیح ہے کہ یہ واقع حکم حجاب کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے البتہ ضرورت کی لئے نکاح یا علاج معالجہ یا از خود ہاتھ اور چہرہ سے کپڑا کھل جائے باہر مجبوری بے ارادہ نظر پڑ جائے معاف ہے ایک عورت نے نکاح کے لئے اپنے آپ کو حضور پر پیش کیا تو آپ نے اسکے چہرہ کی طرف دیکھا تو آپ نے اس میں کوئی میلان نہ پایا اس حدیث میں واضح ہے کہ حضور نے اس عورت کے چہرے کو نکاح کی غرض سے دیکھا اور نکاح کرنے کی غرض سے عورت کے چہرے کو دیکھنا بلا شبہ جائز ہے بلکہ مستحب ہے اس حدیث پر محدثین نے بہت کلام کیا اور حدیث ضعیف بتائی ہے جو قابل عمل نہیں ہے اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ یہ حکم نزول قبل الحجاب ہے

مسئلہ عورتوں کے بال کٹوانا اور فیشن تہذیب مغرب کی نقل کرنا حرام ہے در مختار میں ہے وَفِيْهِ قَطَعَتْ شَعْرَ رَأْسِهَا أُثِمَتْ وَلُعِنَتْ زَادَ فِي الْبَزَّازِيَةِ وَاِنْ بِاِذْنِ الزَّوْجِ لِاَنَّهٗ لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ (ترجمہ) اسی کتاب میں ہے عورت نے سر کے بال کٹوائے یا خود کاٹے تو گنہگار بھی ہوئی اور ملعون بھی بزازیہ میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر چہ شوہر کی اجازت سے کٹوائے یا کاٹے تو ملعون ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں اور اسی واسطے مردوں پر داڑھی کٹوانا منڈانا حرام ہے اسکی علت گنہگار اور ملعون ہونے عورت کی مردوں کے ساتھ مشابہت پیدا کرنا ہے اشباہ والنظائر میں ہے لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ

قَطِعُ شَعْرِهَا وَلَوْ بِإِذْنِ الزَّوْجِ وَلَا يَحِلُّ وَصْلُ شَعْرِ غَيْرِهَا قَالَ الْحَمْوِي فِي شَرْحِهِ قَوْلُهُ لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ قَطْعُ شَعْرِهَا قَالَ فِي الْبَزَّازِيَةِ وَعَلَيْهَا الْإِسْتِغْفَارُ وَقَوْلُهُ وَلَا يَحِلُّ وَصْلُ شَعْرِ غَيْرِهَا بِشَعْرِهَا أَيْ يَتَكَرَّهُ تَحْرِيْمًا"

(ترجمہ)= جائز نہیں ہے عورت کو اپنے سر کے بالوں کا کٹوانا اگرچہ خاوند کی اجازت سے کٹوائے ایسے ہی حلال نہیں ہے۔ عورت کو دوسری عورت یا مرد کے بالوں کو اپنی بالوں سے ملانا علامہ حموی رحمتہ اللہ علیہ اپنی شرح میں فرماتے ہیں اگر سر کے بال کسی گمراہ کے بہکانے مجبور کرنے سے کٹوا بھی لئے تو فتاوی بزازیہ میں اتنا زیادہ ہے کہ اس عورت پر توبہ استغفار لازم ہے البتہ حج عمرہ شریف کرنے کے بعد احرام سے باہر آنے کے لئے عورت ایک چٹکی بال کاٹے گی سارے نہیں

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصا" مغربیت کی وبا سے

عمل کرنے کے لئے کافی ہے خدا توفیق عمل عطا فرمائے اس معاشرہ مین خدا جانے لوگ کدھر کا رخ کر رہے ہیں سرا سر گمراھی بیدینی کے راستہ پر چل نکلے ہیں الا ماشاء اللہ

از حضرت سعدی رحمتہ اللہ علیہ

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کہ ایں راہ کہ تومی روی بہ ترکستاں است

بخاری شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ (راوہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

(ترجمہ)= ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان مردوں پر جو عورتوں کے ساتھ مشابہت پیدا کریں مثلاً" داڑھی مونچھ منڈا کر عورتوں کی شکل بنا دیں اور اللہ نے لعنت فرمائی ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں مثلاً" مردوں کی طرح بال کٹوا کر کانوں کی لو تک بال رکھیں اور مردوں کی شکل بنائیں یہاں تک کہ ٹوپی پہن کر مستحق لعنت خداوند کریم بنیں

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الرَّاحَتَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ ۔

عنوان نمبر ۱۴

محبت والفت نبی کریم رؤف رحیم کا بیان

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآءُ کُمْ وَاَبْنَآءُ کُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْھَا وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَھَا اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَأْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ط

(ترجمہ)= اللہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ اس آیت کریمہ میں اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والسلام سے ارشاد فرماتا ہے اے نبی فرما دیجئے کہ اے لوگو اگر تمہارے باپ بیٹے تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں تمہارا کنبہ تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جسکے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہارے پسند کئے ہوئے مکان تم کو اللہ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو ٹھہرو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو راہ نہیں دیتا

قل کہہ کے اپنی بات بھی منہ سے تیرے سنی
اتنی ہے گفتگو تری اللہ کو پسند

مسلمانو! یہ آیت کریمہ صاف صاف بتا رہی ہے کہ محبت حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم پر لازم اور واجب ہے اور جسے تم میں سے دنیا میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ اور اللہ کے رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہ الٰہی میں مردود ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رھنا چاہیے والعیاذ باللہ ہمارے پیارے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں

حدیث شریف = وَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَّفْسِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ط (دلائل الخیرات ص ۲۴، وفی روایۃ من اھلہ) (ترجمہ) یعنی کوئی تم میں کامل مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں اسکی جان سے اس کے مال سے اور اس کی اولاد اور اس کے ماں باپ سے اور تمام لوگوں سے اور ایک روایت میں اسکے گھر والوں سے

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ جو کوئی حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کو زیادہ محبوب رکھے وہ مسلمان نہیں حلاوت ایمان سے خبردار نہیں کہ اصل ایمان تو محبت اللہ اور اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے

محبت نہیں مصطفیٰ کی جسے نہ رحمت نہ بخشش خدا کی اسے
جو اسکے امر میں خطا پائے گا وہ ظالم دیوانہ کدھر جائے گا

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میرے نزدیک تمام اشیاء سے زیادہ محبوب ہیں مگر میرے نفس سے ۔ پس آپ نے فرمایا تم میں سے کامل کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب اتاری آپ مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں پس آپ نے فرمایا اَلْاٰنَ قَدْ تَمَّ اِیْمَانُکَ یَا عُمَرُ یعنی اب تو نے حقیقت حال کو جانا اور ایمان لایا اور مومن کامل ہوا۔

تو نمی دانی کہ سوز قرء ة تو
مبدل کرد تقدیر عمر را

محبوب کا ادب

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا ادب کرتے تھے کہ جس مکان میں حضور علیہ السلام ہوتے تھے اس کے اوپر والے مکان پر نہ چڑھتے تھے کہ یہ بے ادبی ہے سبحان اللہ کیسا کامل ایمان تھا صحابہ کرام کا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور علیہ السلام ان کے گھر میں تشریف لائے اور نیچے مکان میں تشریف فرما ہوئے اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اوپر والے مکان مین تھے تو حضرت ابو ایوب ؓ کو رات کو خبر ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر نیچے والے مکان میں تشریف فرما ہیں تو دل میں کہا کہ یہ کتنی بے ادبی ہے۔ کہ حضور تو نیچے والے مکان میں ہیں اور میں اوپر ہوں تو رات تو مشکل سے ایک طرف مکان کے ہو کر گزاری تاکہ حضور سے ایک طرف رہوں لیکن صبح حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضری دی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اوپر والے بالا خانہ میں تشریف لے جائیں اور میں نیچے والے مکان میں رہوں گا تو حضور نے فرمایا کہ نیچے آسانی ہوتی ہے اوپر چڑھنا مشکل ہے تو حضرت ابو ایوب نے غرض کی کہ میں اوپر ہرگز نہ چڑھوں گا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوپر تشریف لے گئے اور نیچے حضرت ابو ایوب ؓ رہے اور پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا کر برتن اور بچا ہوا کھانا نیچے بھیجتے تو حضرت ایوب ؓ اس کھانے میں سے اس جگہ کو تلاش کرتے جہاں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا ہوتا برکت کے لئے یہ اسی جگہ سے تلاش کر کے کھاتے تھے (صحیح مسلم شریف جلد دوم ص ۱۸۳)

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

محبت کیا چیز ہے اَلْمَحَبَّۃُ ھِیَ الشَّوْقُ اِلَی الْحَبِیْبِ لہٰذا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم پر جب شوق لقاء سخت ہوتا اور سوزش محبت زیادہ ہوتی تو زیارت کا قصد کرتے آپ کے مشاہدہ جمال جہاں آرا سے شفاڈھونڈتے

روایت ہے کے جنگ احد میں جب حضور ﷺ العیاذ باللہ کے قتل کی خبر مشہور ہوئی زنان مدینہ حضور ﷺ کی محبت میں گریہ وزاری اور فریاد مقاں کر رھی تھیں کہ ایک عورت انصار سے فریاد مقاں کرتی ہوئی باھر آئی ناگاہ چار لاشے اس کی نظر پڑے ہر ایک کو لوگوں سے دریافت کرتی جاتی کہ یہ کس کالاشہ ہے یہ کس کا ہے بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ یہ لاشے تیرے باپ بھائی شوھر پسر کے ہیں جو کہ جنگ احد میں شہید ہوئے ہیں اس عورت نے ان کی طرف ذرا بھی التفات نہ کیا اور ھر ایک سے پوچھتی کے میرے آقا میرے پیارے محمد رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں وہ تو زندہ ہیں یہاں تک کے دریافت کرتے کرتے خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور دامن محمد رسول اللہ ﷺ پکڑ کر عرض کرنے لگی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے حضور ﷺ کو صحیح و سالم پایا میں باپ بھائی شوہر و پسر کے مارے جانے کا غم و الم نہیں رکھتی کہ حضور ﷺ کو سلامت دیکھ لیا

محمد ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، جان، مال اولاد سے پیارا

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا
اسی غیرت سے انسان نور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

محبت جس کی ہوتی ہے اسی کا ذکر کرتے ہیں
زباں پر میری جز نام محبت اور کیا آئے

محبت حضور اقدس سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت ذکر حضور ہے حدیث شریف میں ہے مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا" اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ جو شخص جس شئے کو زیادہ محبوب رکھے گا اس کا ذکر زیادہ کرے گا اسی ذکر میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا ہے حضور کی محبت کی علامت فقر کو محبوب رکھنا ہے حدیث شریف میں ہے ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا اِنِّيْ اُحِبُّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه میں آپ کو محبوب رکھتا ہوں پس آپ نے فرمایا اُنْظُرْ مَاتَقُوْلُهٗ اپنے قول میں فکر و نظر کر پس اس نے تین مرتبہ یہی کہا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ اللہ کی قسم میں البتہ آپ کو محبوب رکھتا ہوں تب آپ نے فرمایا اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا" اگر تو مجھے محبوب رکھتا ہے تو فقر کے واسطے سامان اور توشہ مہیا کر روایت ہے کہ جب کفار مکہ زید ابن وشہؓ کو برائے قتل حرم شریف سے باہر لائے تو ابو سفیان نے کہا کہ تجھ کو قسم ہے اے زید کہ کیا تو دوست رکھتا ہے اس بات کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری جگہ ہوتے اور قتل کیے جاتے اور تو اپنے اھل میں ہوتا پس اس محب وفادار نے فرمایا قسم ہے مجھ کو میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر رہیں اور میں ہرگز گوارا نہیں کرتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس کو ایک کانٹا بھی چبھے اللہ اللہ اگلے لوگوں کے قلب میں کیا عظمت و محبت نبی کریم علیہ السلام کی جاگزیں تھی کہ اپنے اھل و عیال جان و مال وغیرہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کچھ اصل حقیقت نہ سمجھتے تھے

کہاں برداشت دیکھی تو نے شیدائے محمد کی
خلش برداشت کر سکتا نہیں پائے محمد کی
مجھے ہو ناز قسمت پر اگر نام محمد پر
یہ سر کٹ جائے اور تیرا سراپا اس کو ٹھکرائے
یہ سب کچھ ہے گوارا پر یہ دیکھا جا نہیں سکتا
کہ ان کے پاؤں کے تلوے میں ایک کانٹا بھی چبھ جائے
کہا او۔ بیوقوف او لذت ایماں سے بیگانے
محمد اور محمد کی محبت کو تو کیا جانے

روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے کہ جو محب و جان نثار حضور رتھے اور باپ ان کا عبد اللہ ابن ابی رئیس المنافقین تھا ایک دن خدمت اقدس میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر آپ فرمائیں تو اپنے باپ کا سر اتار لاؤں اور جب اس منافق نے کہا لَئِن رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۔

(ترجمہ)= اور اعز سے اپنے آپ کو مراد لیا اور اذل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو جب اس منافق نے مدینہ طیبہ کی طرف رجعت کی تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس کے بیٹے تلوار ہاتھ میں لے کر مدینہ منورہ کے دروازے پر آکھڑے ہوئے اور اس منافق سے کہا کہ اپنی زبان سے ان کلمات کے بدلے یہ کہے اَنَا اَذَلُّ النَّاسِ وَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعَزُّ النَّاسِ ورنہ ابھی تیرا سر گردن سے جدا کر دوں گا اس نے کہا کیا سچ کہتا ہے کہ ایسا ہی کرے گا فرمایا ہاں ایسا ہی کروں گا میں سچ کہتا ہوں اور اس منافق کی زبان سے یہ الفاظ کہلوائے تب اس کو زندہ چھوڑا کیا خوب فرمایا

نماز اچھی حج اچھا زکوۃ اچھی اور روزہ اچھا
مگر میں باوجود ان کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحے کی عزت پر
خدا شاھد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن ابن ابی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے جنگ بدر میں اپنے والد ماجد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اے اباجان آپ کئی بار میری تلوار کی زد میں آئے مگر میں نے باپ سمجھ کے وار نہین کیا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیٹے اگر تو میری تلوار کی زد میں آجاتا تو تیرا سر تلوار سے قلم کر دیتا

از حضرت حفیظ

نہ پاس خاندان انکو نہ عزو جاہ کی خاطر
قرابت دوستی سب کچھ سب فقط اللہ کی خاطر

یہ تھی محبت صحابہ کرام کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دین اسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جانوں کے نذرانے خدائے قدوس کے نام پر پیش کرنے کا ہر وقت جذبہ ایمان رکھتے تھے اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد حضور سید عالم کا ذکر عبادت ہے ذِكْرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِكْرُ الصَّالِحِيْنَ كَفَّارَةٌ ذکر انبیاء عبادت ہے ذکر صالحین گناہوں کا کفارہ ہے (فتح الکبیر ص ۲۰) علامہ محاسی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں عَلَامَةُ الْمُحِبِّيْنَ كَثْرَةُ الذِّكْرِ لِلْمَحْبُوْبِ عَلٰى طَرِيْقِ الدَّوَامِ محبوں کی علامت یہ ہے کہ وہ محبوب کا ذکر کثرت سے دائمی طور پر کرتے ہیں ۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یوں عرض کرتے ہیں

واحسن منك لم ترقط عينى
واجمل منك لم تلد النساء

(ترجمہ)= یارسول اللہ میری آنکھ نے آپ سا حسین و جمیل اور کوئی نہیں دیکھا

کیونکہ آپ سا حسین و جمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں

خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کماتشاء

(ترجمہ)= آپ تو ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے جیسا کہ آپ خود چاہتے تھے قال جبریل علیہ السلام قلبت المشارق ومغاربھا لم ارافضل من محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(ترجمہ)

آفا قہا گردیدہ ام مہرتاں ور زیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام و لیکن تو چیزے دیگری

وصلی اللہ تعالی علی حبیبہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین ط

عنوان نمبر۱۵

اسلامی ازدواجی زندگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (ترجمہ) اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔ اس آیت کریمہ میں خاوندوں سے خطاب ہے اسی واسطے کہتے ہیں کہ ہر شخص اپنے کنبے کی وجہ سے کامل ہوتا ہے اسکی زندگی بخوبی گزرتی ہے اب اصطلاح اچھے برتاؤ اور بہترین مخالطت۔ ھن سے مراد بیبیاں ہیں اور معروف سے مراد ہر اچھا طریقہ گفتگو اچھی زندگی باری میں انصاف روزی میں برابری ہے یعنی اے خاوندو اپنی بیبیوں سے وہ برتاؤ کرو جو شرعاً جانے پہچانے ہوں اچھے ہوں یہ ایک کلمہ ساری تدبیر منزل کو لئے ہوئے ہے ہاں اگر تمہاری بیویاں زبان درازی کریں تمہاری نافرمانی کریں تو انکی اصلاح کے لئے ان پر سختی کرسکتے ہو کہ یہ ظلم نہیں بلکہ عورت کی تربیت و تعلیم ہے اور خیال رکھو کہ اپنی بیویوں سے ہمیشہ اچھا برتاؤ کرو جیسا کہ شریعت نے تم کو حکم دیا ہے کمال تقوی کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی عبادات بھی درست کرے اور

معاملات بھی ٹھیک کرے معاملات میں بہت اہم و ضروری معاملہ اپنی بیویوں اور بیوہ عورتوں سے انصاف کرنا ہے کہ عورتیں ہمیشہ خلق کی تنگ عقل کی کمزور واقع ہوئی ہیں عورتوں سے اچھا برتاؤ کرنے والا اور ناپسند بیوی پر صبر کرنے والا بڑا مجاہد ہے جو شخص بڑا عابد و زاہد ہو مگر اپنی بیوی پر ظلم کرتا ہو وہ سخت عذاب کا مستحق ہے اور جو عبادات مناسب ہی کرتا ہو مگر بال بچوں پر مہربان ہو یا ناپسند یا سخت بیوی پر صبر کرتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ ہے

حکایت: ایک عابد کی زوجہ بہت سخت تھی مگر وہ صابر وشاکر تھا اس سے نباہ کرتا تھا بیوی کا انتقال ہوگیا اس نے عہد کیا کہ اب نکاح نہ کروں گا وحدت میں زندگی گزاروں گا دوستوں نے نکاح ثانی کے لئے بہت کچھ کہا مگر وہ نہ مانا بولا خدا خدا کرکے ایک ظالمہ سے مجھے نجات ملی ہے اور میں نے سکھ کا سانس لیا ہے اب دوبارہ کیوں مصیبت سر پر لوں ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ لگاتار فرشتے آسمان سے اتر رہے ہیں اور اس کی طرف اشارہ کرکے کہہ رہے ہیں کہ یہ شخص بڑا منحوس ہے اس نے ان سے پوچھا کہ تم نے میری نحوست کیا دیکھی وہ بولے یہ روزانہ تیرے اعمال روزانہ مجاہدوں اور غازیوں کے ساتھ لے جایا کرتے تھے کہ تو ناپسند بیوی کی سختیوں پر صابر تھا اس عورت کے مرجانے کے بعد تیرے وہ اعمال جانا بند ہو گئے جب صبح کو اٹھا تو دوستوں سے کہا کہ جلد میرا نکاح کرو مجھے نہیں خبر تھی کہ نکاح کی سختیاں جھیلنے پر یہ اجر ہے کہ نیک عورت اللہ کی رحمت ہے بری اور سخت مزاج عورت درجات بڑھنے کا ذریعہ ہے وہ شخص جنت میں ہے جسکی بیوی پارسا ہو اگر خوش اخلاق وپارسا بیوی میسر ہو جائے تو اس کا حسن وبدصورتی نہ دیکھو اگر تمہاری عورتیں بازاروں میں پھریں تو یا تو انہیں اس سے روک دو ورنہ خود عورت بن کر گھر میں بیٹھ رہو۔ (روح البیان) حدیث پاک میں ہے کہ نکاح میں کوئی مال دیکھتا ہے کوئی جمال مگر عَلَیْکُمْ بِذَاتِ الدِّیْن تم دین داری دیکھو اپنی لڑکی ایسے گھر دو جہاں وہ لڑکی غنیمت سمجھی جائے تجربہ نے بتادیا کے غریب اور شریف گھرانے والی لڑکیاں ان لڑکیوں سے آرام میں ہیں جو مالداروں میں گئیں لڑکی والوں کو چاہیے کہ دولہا میں تین باتیں دیکھیں اول تو تندرست ہو کیونکہ زندگی کی

بمار تندرستی سے ہے دوسرے اس کے چال چلن اچھے ہوں بد معاش نہ ہو شریف لوگ ہوں تیسرے یہ کہ لڑکا ہنرمند اور کماؤ ہو کہ کما کر اپنی بیوی بچوں کا پیٹ پال سکے مالداری کا کوئی اعتبار نہیں یہ چلتی پھرتی چاندی ہے اور دین داروں کی بیویاں فیشن والوں کی بیویوں سے زیادہ آرام میں رہتی ہیں ایک شخص اپنی بیوی کی شکایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کرنے آیا اِنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰی عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَشْکُوْا اِلَیْہِ خُلُقَ زَوْجَتِہٖ فَوَقَفَ بِبَابِہٖ یَنْتَظِرُ فَسَمِعَ اِمْرَأَتَہٗ تَسْتَطِیْلُ عَلَیْہِ بِلِسَانِھَا وَھُوَ سَاکِتٌ لَایَرُدُّ عَلَیْھَا فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ قَائِلًا اِذَا کَانَ ھٰذَا حَالُ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ فَکَیْفَ حَالِیْ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنِّیْ اِحْتَمَلْتُھَا لِحُقُوْقٍ لَھَا عَلَیَّ اِنَّھَا طَابِخَۃٌ لِطَعَامِیْ خَبَّازَۃٌ لِخُبْزِیْ غَسَّالَۃٌ لِثِیَابِیْ مُرْضِعَۃٌ لِوَلَدِیْ وَلَیْسَ ذٰلِکَ بِوَاجِبٍ عَلَیْھَا وَیَسْکُنُ قَلْبِیْ بِھَا عَنِ الْحَرَامِ فَاَنَا اِحْتَمَلْتُھَا لِذَالِکَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ وَکَذَالِکَ زَوْجَتِیْ فَقَالَ فَاحْتَمِلْھَا یَا اَخِیْ فَاِنَّمَا ھِیَ مُدَّۃٌ یَسِیْرَۃٌ فَانْظُرُوْا اِخْوَانِیْ اِلٰی حُسْنِ الْخُلُقِ اَللّٰھُمَّ حَسِّنْ اَخْلَاقَنَا وَوَسِّعْ عَلَیْنَا اَرْزَاقَنَا یَا کَرِیْمُ۔!

(المجالس السنیہ مطبوعہ مصر ص ۵۲)

(ترجمہ)= حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص اپنی بیوی کی بد خلقی کی شکایت کے لئے آپ کے دروازے پر ٹھہر گیا حضرت امیرالمومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتظار کرنے لگا پھر سنا کہ آپ کی عورت محترمہ آپ پر زبان درازی کر رہی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش تھے اسکو کوئی جواب نہ دیتے تھے پھر وہ شخص جانے لگا یہ کہتے ہوئے کہ جب امیرالمومنین کا یہ حال ہے تو پھر میں کیا عرض کر سکوں گا میرا حال بھی اسی طرح کا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو فرمایا کہ میں اس لئے برداشت کرتا ہوں کہ مجھ پر اس کے کئی حقوق ہیں یہ میرا

کھانا پکاتی ہے میری روٹی پکاتی ہے میرے کپڑے دھوتی ہے میری اولاد کو دودھ پلاتی ہے ان میں سے کوئی حق اس پر واجب نہیں ہے اور میرا دل اس سے سکون حاصل کرتا ہے حرام سے بچاتا ہے پس اس وجہ سے میں اس کی زبان درازی کو برداشت کرتا ہوں پس اس شخص نے کہا اے امیرالمومنین میری بات بھی بالکل اسی طرح ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے بھائی تم بھی برداشت کرو پس یہ مدت تھوڑی سی ہے جلد گزر جائے گی مصنف نے فرمایا اے میرے بھائیو اپنے اسلاف بزرگوں کا حسن خلق تو دیکھو کتنے رحم دل اور مہربان تھے اے میرے اللہ ہمارے اخلاق حسین بنا اور ہمارے رزق ھم پر فراخ فرمایا کریم

ازرومیؒ

زور راہگزار زاری راہگیر
رحم سوئے زاری آید اے فقیر

حضور سید عالم ﷺ کے حسن خلق کی ایک جھلک

ایک شخص حاضر ہوا وہ حضور علیہ السلام کی ہیبت سے لرز گیا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا هَوِّنْ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ لَسْتُ بِمَلِكٍ اِنَّمَا اَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ تَاْكُلُ الْقَدِيْدَ حضور ﷺ نے فرمایا کچھ پروا نہ کر میں بادشاہ نہیں ہوں میں قریش کی ایک غریب عورت کا فرزند ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی

رضا اچھا نہیں ملنا کسی سے ترش رو ہو کر
کرو تم خلق ایسا دوستی دشمن سے ہو پیدا

اس کے ساتھ ساتھ آپ کی طبیعت کا یہ حال تھا کہ کسی کو دکھ میں مبتلا دیکھ کر آپ بے چین ہو جاتے تھے اور جب تک اس کا دکھ درد دور نہ ہو جاتا تھا آپ کو سکون نہ آتا تھا کسی بوڑھے آدمی کو کندھے پر بوجھ رکھے دیکھتے تو دوڑ کر اس کا بوجھ اٹھا لیتے کوئی اندھا گرتا پڑتا ٹھوکریں کھاتا راستہ چلتا نظر آتا تو بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لیتے اور جہاں

اسے جانا ہوتا وہاں پہنچا دیتے کسی یتیم بچے کو روتا دیکھتے تو اسے گود میں اٹھا کر دلاسا دیتے اس کی تیمارداری کرتے اور ساری ساری رات بیٹھے رہتے ایک دن ایک بوڑھا غلام پانی کی مشک اٹھائے نظر آیا مگر اس میں اتنا بوجھ اٹھانے کی سکت نہ تھی ٹانگیں کانپ رہی تھیں چہرہ زرد دو قدم چلتا تو ہانپنے لگتا یہ حالت دیکھ کر آپ سے رہا نہ گیا دوڑ کر مشک اٹھالی اور اس کے آقا کے گھر پہنچا دی

ایک دن دیکھا کے ایک غلام آٹا پیس رہا ہے مگر ساتھ ساتھ رونا بھی جاتا ہے آپ ﷺ اسے اس حال میں دیکھ کر رک گئے پوچھا کے کیوں رو رہے ہو کہنے لگا بیمار ہوں آٹا پیسا نہیں جاتا آٹا نہ پیسا تو ظالم آقا کوڑے مار کر کھال ادھیڑ دے گا آپ یہ سن کر اس کے پاس بیٹھ گئے اور آٹا پیسنے لگے پھر بولے تمہیں جب آٹا پیسوانا ہو مجھے بلوا لیا کرو

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی برلانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوی
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

بمصطفےٰ برساں خویش راکہ دیں ہمہ اوست
گر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی ست
حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب ز روم
ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی ست

وَقَدْ كَانَ مُجَاهِدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ الْمَيِّتَ حُضْرَتُهٗ فَتَقُوْلُ لَهٗ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ اَنَا بَيْتُ الظُّلْمَةِ اَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ

هٰذَا مَااَعْدَدْتَّہٗ لَکَ فَاَیْنَ مَااَعْدَدتَّ لِیْ (تنبیہ المغترین للشعرانی مطبوعہ مصر ص ۱۷۴)

(ترجمہ)= تحقیق حضرت مجاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے سب سے پہلے قبر میت سے کلام کرتی ہے پھر کہتی ہے اس کو میں مسافرت کا گھر ہوں میں اندھیرے کا گھر ہوں میں کیڑوں کا گھر ہوں یہ سب کچھ تو نے اپنے لئے دنیا میں ہر طرح کے آرام سکون کے لئے تیار کیا ہے بتا تو کہاں ہے جو میرے لئے تیار کیا ہے جو آج تیرے کام آوے

شب گور خواہی منور چو روز
ازیں جا چراغ عمل برفروز

اگر تو چاہتا ہے کہ قبر والی رات روز روشن کی طرح ہو تو اسی جگہ سے اپنے نیک اعمالوں کا چراغ روشن کر

رکھیو یاد ہمیشہ قبراں آکھیا نبی سہارے
قبر بندے نوں نت پنج واری نال آواز پکارے
آکھے میں ہاں گھر اکلا ساتھی نال لے آویں
میں وچ خرچ نہیں کچھ ایتھوں باجوں خرچ نہ آویں

رحمتہ للعلمین کا ازدواج مطہرات کے ساتھ حسن سلوک

حدیث میں ہے خَیْرُ کُمْ وَ خَیْرُ کُمْ بِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُ کُمْ بِاَھْلِیْ سب لوگوں میں اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی (کنبہ) کے ساتھ اچھا ہے اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا ہوں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک شوہر کے لئے ضروری بتایا کرتے تھے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش مزاج خوش طبع ہو ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے فضائل میں سے وہ قصہ ہے جسے علامہ اسحاق رحمتہ اللہ علیہ امام اھل سئیر نے بیان کیا ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے باپ ابو سفیان کے اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے تجدید صلح کے لئے مدینہ منورہ میں آیا اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ملنے گیا ابو سفیان بستر

صلح کے لئے مدینہ منورہ میں آیا اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ملنے گیا ابو سفیان بستر پر بیٹھنے لگا تو انہوں نے بستر لپیٹ دیا ابو سفیان نے پوچھا بیٹی میں نہیں سمجھا کہ تو بستر کو مجھ سے دور کرنا چاھتی ہے یا مجھے بستر سے ام المومنین نے فرمایا کہ اے باپ یہ بستر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے تو مشرک ہے اس پر نہیں بیٹھ سکتا ابو سفیان نے کھسیانہ ہو کر کہا کہ بیٹی تم ہم سے جدا ہو کر بگڑ گئی ہو (جلاء الافھام لابن قیم مطبوعہ بیروت)

نماز کی اہمیت اور بے نمازی سے جانور بھی بھاگتے ہیں

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے كُنَّا نَمْشِيْ فَإِذَا نَحْنُ بِجَمَلٍ يَعْدُو حَتّٰى بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ حَتّٰى جَاءَ خَلْفَهٗ اَعْرَابِيٌّ وَمَعَهٗ سَيْفٌ مَسْلُوْلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُرِيْدُ مِنْ هٰذَا الْمِسْكِيْنِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرَيْتُهٗ بِثَمَنٍ كَثِيْرٍ وَّلَيْسَ هُوَ يُطِيْعُنِيْ فَاُرِيْدُ اَنْ اَذْبَحَهٗ فَانْتَفِعُ بِلَحْمِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَمَلِ لِمَ يَعْصِيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه لَسْتُ اَعْصِيْهِ مِنَ الْعَمَلِ وَلٰكِنْ اَعْصِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ الْقَبِيْحِ عِنْدَهٗ لِاَنَّ الْقَبِيْلَةَ الَّتِيْ هُوَ فِيْهَا يَنَامُوْنَ عَنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِيْرَةِ فَلَوْ عَاهَدَكَ اَنْ يُّصَلِّيَهَا عَاهَدْتُكَ اَنْ لَّا اَعْصِيْهِ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ عَذَابٌ مِّنَ اللّٰه تَعَالٰى فَاَكُوْنُ فِيْهِمْ فَاَخَذَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعَهْدَ عَلَى الْاَعْرَابِيِّ اَنْ لَّا يَتْرُكَ الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ الْجَمَلَ اِلَيْهِ وَرَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ (بحوالہ درۃ الناصحین)

(ترجمہ)= حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کے ہم چلے جا رہے تھے کہ ایک اونٹ رسول خدا کہ پاس اچانک آیا اور یہ کہا الامان الامان اس کے تھوڑی دیر بعد ایک اعرابی تلوار سونتے ہوئے آیا آپ علیہ السلام نے فرمایا اس مسکین

کو کیوں ستاتا ہے اس نے کہا کہ میں نے اسے بھاری قیمت ادا کر کے خریدا تھا اب یہ میرا کہنا نہیں مانتا میں چاھتا ہوں اسے ذبح کر ڈالوں اور گوشت سے نفع اٹھاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ سے پوچھا کہ تو اس کا کہنا کیوں نہیں مانتا اونٹ نے جواب دیا کہ میں کام سے جی نہیں چراتا لیکن ایک برے کام کے باعث اسکی نافرمانی کرتا ہوں وہ یہ کہ اس کے گھر والے بغیر عشاء کی نماز پڑھے سو جاتے ہیں اگر یہ نماز کا اقرار کر لیں تو میں عہد کرتا ہوں کہ کبھی نافرمانی نہ کروں گا مجھے یہ خوف ہے کہ کہیں ان پر عذاب الٰہی نازل ہو اور میں اس عذاب میں گرفتار ہو جاؤں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعرابی سے نماز کا اقرار لے کر اونٹ اس کے حوالے کر دیا اور وہ اپنے گھر چلا گیا

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ نماز نہ پڑھنے سے اور خدا کی نافرمانی کرنے پر جانور بھی عذاب الٰہی سے ڈرتے ہیں وہ انسان جو خدا کا خوف نہ کرتے ہوئے اسکی نافرمانی میں دن رات مشغول رہتے ہیں وہ انسان جانورں سے بھی بد تر ہیں اللہ تعالٰی کا فرمان ہے أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ط یہی لوگ جانوروں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی بد تر ہیں

نماز کے شعر

وقت باقی ہے پڑھو یارو نماز
آستانے پر رکھو فرق نیاز

وقت باقی ہے اٹھو کر لو وضو
دین و دنیا میں رہو با آبرو

نہ نماز ہے نہ روزہ نہ زکوۃ ہے نہ حج ہے
پھر اس کی کیا خوشی کوئی ڈپٹی ہے کوئی جج ہے

جو لوگ خدا اور رسول کی نافرمانیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں تو دل کا سکون ختم اور پریشانیاں مسلط ہو جاتی ہیں

آباد وہی دل ہے جس میں تمہاری یاد ہے
جو یاد سے غافل ہوا ویران ہے برباد ہے

گناہوں کی وجہ سے خشکی اور تری میں لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی کیوجہ سے مصیبتیں دنیا اور آخرت میں گھیر لیتی ہیں اللہ کا فرمان ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ (ترجمہ) چمکی خرابی خشکی اور تری میں ان برائیوں سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا مزہ چکھائے کہیں وہ باز آئیں (کنزالایمان) چنانچہ کفر اور گناہوں کی وجہ سے قحط سالی' بیماری' وبائی امراض' سیلاب آگ لگنا' رزق میں بے برکتی وغیرہ ہوتی ہے اور بارش کے نہ ہونے سے دریائی جانور اندھے ہو جاتے ہیں سیپ میں موتی نہیں بنتے غرضیکہ گناہوں سے خشکی اور دریائی مخلوق کو مصیبت آجاتی ہے اور آج کل جنگوں میں۔ خشکی اور سمندر سب جگہ ہی آفت ہوتی ہے بہرحال آیت کریمہ بالکل صحیح ہے اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی تکالیف انسان کے بعض گناہوں کی بعض سزا ہے اصل سزا تو آخرت میں ملے گی یا یہ مطلب ہے کہ اکثر گناہ رب معاف فرما دیتا ہے بعض پر گرفت کرتا ہے معلوم ہوا کہ یہ انسانوں کی بدعملی سے کبھی جانوروں پر بھی مصیبت آجاتی ہے گندم کے ساتھ گھن بھی پس جاتے ہیں جیسے کبھی جانوروں کی وجہ سے ہم پر بارش ہو جاتی ہے کثرت زنا سے قتل و غارت ہوتی ہے زکوۃ نہ دینے سے بارش رکتی ہے کم تولنے سے حاکم ظالم مقرر ہوتے ہیں سود خوری سے زلزلے وغیرہ ہوتے ہیں سکون مٹ جاتا ہے

ابر ناید ازپئے منع زکوٰۃ
وز زنا افتد بلا اندر جہات

صفیں کج دل پریشان سجدہ بے ذوق
کہ جزبہ اندروں باقی نہیں ہے

حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کے صدر دروازہ پر جلی قلم سے یہ رباعی تحریر ہے

باز آ باز آ ہر آنچہ ھستی باز آ
گر کافر و گبرو بت پرستی باز آ
ایں درگہہ ما درگہہ نو امیدی نیست
صد بار اگر تو بہ شکستی باز آ

(ترجمہ)= واپس آجا واپس آجا تو جو کوئی بھی ہے واپس آجا اگر تو کافر اور مشرک اور بت پرست بھی ہے تو واپس آجا اگر تو سو بار بھی توبہ توڑ چکا ہے پھر بھی واپس آجا۔!

فرمان اللہ کریم کا وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَاِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ عَلٰى غَضَبِي وَفِي الْخَبَرِ اِذَا قَالَ الْعَبْدُ يَا كَرِيْمُ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عَبْدِي مَاذَا رَأَيْتَ مِنْ كَرَمِي وَاَنْتَ فِي السِّجْنِ اِصْبِرْ حَتّٰى تَرٰى كَرَمِيْ فِي الْجَنَّةِ (بریقہ محمودیہ فی شرح طریقہ محمدیہ مطبوعہ مصر)۔

(ترجمہ)= اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور میری رحمت ہر شے کو محیط ہے اور میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے حدیث شریف میں ہے کہ بندہ جب عرض کرتا ہے کہ اے کریم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے تو نے میرا کرم کہاں دیکھا ہے حالانکہ تو قید خانہ میں ہے کچھ عرصہ صبر کر یہاں تک کہ تو میرا کرم جنت میں دیکھے گا سبحان اللہ ہمارا رب کیسا کریم ہے

اے کریم ازما خطا از تو عطا
اے رحیم از ماجفا از تو وفا
کارما بدکاری و شرمندگی
کارتو ستاری و بخشندگی

اللہ سبحانہ وتعالی گوید یَا مَلٰٓئِکَتِیْ قَدِاسْتَحْیَیْتُ مِنْ عَبْدِیْ وَلَیْسَ لَہٗ غَیْرِی (ترجمہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو مجھے اپنے بندے سے حیائی آتی ہے میں نے اس کی دعا قبول کرلی ہے کہ میرے سوا اس کا کون ہے جو دعا قبول کرے

کرم بین ولطف خداوندگار
گنہ بندہ کرداست و اوشرمسار

ولقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِ مِن عَبْدِہٖ اَنْ یَّرْفَعَ اِلَیْہِ کَفَّیْہِ ثُمَّ یَرُدُّھُمَا صِفْرًا" (ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے بے شک اللہ تعالیٰ حی اور کریم ہے ۔ حیا فرماتا ہے اپنے بندے سے یہ کہ وہ دعا کے وقت جب بارگاہ الٰہی میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے پھراللہ تعالیٰ اس کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی واپس فرمادے یعنی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اپنے فضل وکرم سے بندوں کو چاہیے کے دعاؤں میں کوشش کریں وہ کریم ہے بخش دیتا ہے کعبہ کو خدا نے ایک بار میرا گھر فرمایا اپنے بندوں کو ستربار یاد فرمایا

حضرت رومیؒ

کعبہ را یکبار بیتی گفت یار
گفت یا عبدی مرا ہفتاد بار

بزرگوں کا ادب اللہ کاڈر شرم آنکھوں میں
انہیں اوصاف کی نسبت مذاہب میں اشارہ ہے

احسان الوالدین
سعادۃ الدارین

حدیث پاک = شَکٰی رَجُلٌ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَاہُ وَاِنَّہٗ یَأْخُذُ مَالَہٗ فَدَعَا بِہٖ فَاِذَا شَیْخٌ یَتَوَکَّأُ عَلٰی عَصًا فَسَأَلَہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ کَانَ ضَعِیْفًا" وَاَنَا قَوِیٌّ وَفَقِیْرًا" وَاَنَا غَنِیٌّ فَکُنْتُ لَا اَمْنَعُہٗ شَیْئًا" مِنْ مَالِی وَالْیَوْمَ اَنَا ضَعِیْفٌ وَھُوَ قَوِیٌّ وَاَنَا فَقِیْرٌ وَھُوَ غَنِیٌّ وَھُوَ یَبْخَلُ عَلَیَّ بِمَالِہٖ فَبَکٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَقَالَ مَا مِنْ حَجَرٍ وَمَدَرٍ یَسْمَعُ ھٰذَا اِلَّا بَکٰی ثُمَّ قَالَ لِلْوَلَدِ اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ (الکافی الشاف مطبوعہ ' مصر ' ص ' ۹۸)

(ترجمہ)= ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنے باپ کی شکایت کی ۔ کہ وہ اس کا مال لے لیتا ہے ۔ پس حضور علیہ الصلوۃ السلام نے اس کو بلوایا ۔ پس اچانک وہ عمر رسیدہ بزرگ لاٹھی کے سہارے حاضر ہوا ۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و سلم نے اس سے پوچھا کہ اس کا مال کیوں لیتا ہے پھر اس نے عرض کی کہ یہ میرا لڑکا چھوٹا اور کمزور تھا اور میں اس وقت جوان طاقتور تھا اور یہ غریب تھا اور میں مالدار تھا میں نے اس کو اپنے مال سے کبھی نہیں روکا تھا جتنا یہ چاہتا تھا خرچ کرتا تھا ۔ اور آج کے دن میں ضعیف اور کمزور ہو چکا ہوں اور وہ جوان طاقتور اور میں کمزور محتاج ہو چکا ہوں ۔ اور وہ مال دار ہے میرا بیٹا اپنا مال مجھ پر خرچ کرنے سے بخل کرتا ہے ۔ یعنی کچھ نہیں دیتا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام یہ بات سن کر رو پڑے آنسو بہائے ۔ راوی کہتا ہے کوئی پتھر اور کوئی ڈھیلا ایسا نہ تھا جس نے

یہ واقعہ سنا اور رسول کریم کو روتے ہوئے دیکھ کر نہ رویا ہو۔ پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے لڑکے کو فرمایا۔ تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لئے ہے۔

روایت ہے کہ جب ایک صحابیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ واجب الاحترام اور حقدار کون ہے؟ جس کی خدمت نیکی اور حصول ثواب کی نیت سے کی جائے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ماں تمہاری" صحابیؓ نے پوچھا ماں کے بعد؟۔ رسول اللہ نے پھر یہی فرمایا "تمہاری ماں" حتی کہ تیسری مرتبہ کہ بعد چوتھی مرتبہ جب صحابیؓ نے یہی سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہارا باپ" اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماں کی حیثیت بیٹوں بیٹیوں کی نظر میں تین گناہ زیادہ ہونی چاہیے ایک اور روایت میں ہے کہ اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّھَاتِکُمْ یعنی جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اور فرمایا اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے کیونکہ ماں نے نو ماہ اپنے پیٹ میں رکھا۔ اور دو سال اپنا خون پلا کر بچہ کو پالا اور مصیبتیں اور مشقتیں برداشت کیں۔ اس لئے اس کا حق زیادہ رکھا گیا ہے۔ اور باپ نے صرف زر پلا کر پرورش کیا لہٰذا اس کا درجہ ماں سے کم رکھا گیا

ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں کا حق باپ سے سات گناہ زیادہ ہے

خدمت مادر پدر کن صبح وشام
تاکہ باشی در دو عالم نیک نام
خدمت مادر پدر کن اختیار
تاشوی از مال ودولت بخت یار

اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ط وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔

خاتمہ

قَالَ عَلِیٌّ (رضی اللہ عنہ) مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی

مِنَ الْاَجْرِ فَلْيَكُنْ آخِرُ كَلَامِهٖ مِنْ مَجْلِسِهٖ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ والله سبحانه وتعالى اعلم ط

يَلُوْحُ الْخَطُّ فِى الْقِرْطَاسِ دَهْرًا

مُصَنِّفُهٗ رَمِيْمٌ فِى التُّرَابِیْ

اے کہ برمائے روی دامن کشاں

از سر اخلاص الحمد بخواں

(از سعدی رحمتہ اللہ علیہ)

بماند سالہاایں نظم و ترتیب

زماہر ذرہ خاک افتادہ جائے

غرض نقشیست کزما یاد ماند

کہ ھستی رانمی بینم بقائے

مگر صاحب دے روزے برحمت

کند در حق ایں مسکیں دعائے

اس کتاب کانام مسلک اھلسنت رکھتاہوں

اللہ کریم سے دعا ہے کہ حق لکھنے ۔ حق بولنے ۔ حق ماننے اور حق پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور میری اس ناچیز خدمت کو قبول فرماکر اسے میرے حق میں صدقہ جاریہ اور میرے گناہوں کا کفارہ بنائے ۔ اور جو کوئی اس کتاب سے فائدہ اٹھائے وہ مجھ فقیر بے نوا کیلئے دعا کرے کہ رب تعالیٰ خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائے (آمین ۔ ثم آمین) بجاہ نبی الکریم وصلی اللہ تعالے علی خیر خلقہ ونور عرشہ و زینہ فرشہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۔ برحمتک یاارحم الرحمین

اھم گزارش

ایصال ثواب شرعاً" جائزاور بہت مفید ہے

حدیث: عَنْ سَعْدِبْنِ عُبَادَةٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ) تُوُفِّیَتْ اُمِّیْ وَلَمْ تُوْصِیْ وَلَمْ تَتَصَدَّقْ فَھَلْ یَنْفَعُھَااِنْ تَصَدَّقْتُ؟قَالَ نَعَمْ!وَلَوْبِکُرَاعِ شَاۃٍ مُحْــرَقٍ-!

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ' انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) میری والدہ فوت ہو گئیں اور وہ نہ تو وصیت کر سکیں اور نہ صدقہ ھی دے سکیں۔ تو اگر میں صدقہ کر دوں تو کیا ان کو نفع دے گا؟۔ فرمایا ہاں۔! اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ھی ہو۔

حدیث: عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ 'قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ دَرَجَۃً لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّۃِ۔ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنّٰی لِیْ ھٰذِہٖ۔؟فَیَقُوْلُ: بِاِسْتِغْفَارِوَلَدِکَ لَکَ۔!

(رواہ احمد از مشکوۃ شریف 'ص:206)

ترجمہ: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند کرے گا تو وہ عرض کرے گا:۔

اے میرے رب! یہ درجہ مجھے کس وجہ سے ملا۔؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری اولاد نے تیرے لئے استغفار کیا' اس وجہ سے۔!

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ زندوں کی طرف سے فوت ہونے والوں کو صدقات 'خیرات' درود شریف' قرآن مجید' نوافل' استغفار و دیگر ذکر اذکار' کلمہ طیبہ اور دعاؤں کا ثواب پہنچتا ھے اور انہیں فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ البتہ نیت خالص ھو' نام

و نمود ' ریاء و سمع سے بالکل پاک ہو۔ رضاء الٰہی مقصود ہو۔ اس طرح کے عمل کرنے والوں کو بھی پورا اجر و ثواب ملتا ہے ' بغیر کسی کمی کے اور فوت ہونے والوں کو بھی برابر اجر پہنچتا ہے کسی کمی کے بغیر۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل و کرم کے خزانے بڑے وسیع اور بہت کثیر ہیں۔

طریقئہ ایصال ثواب میں ایک غلطی اور اس کا ازالہ

عام طور پر ایک غلط طریقہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ---- قل خوانی ' تیجہ ' دسواں ' بیسواں ' چالیسواں ' اور سالانہ وغیرہ کی ایصال ثواب کی تقریبات میں مسلمان قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں ' اسی طرح گھروں میں خواتین اور بچے قرآن مجید پڑھتے ہیں یا دوسرے گھروں میں سپارے بھجوا کر پڑھواتے ہیں تاکہ فوت شدہ کو زیادہ سے زیادہ ثواب پہنچایا جاسکے لیکن یہ تمام پڑھنے والے نہ تو خود کسی کو ثواب پہنچانے کا عمل کرتے ہیں اور نہ ہی یہ ثواب کسی دوسرے مسلمان کے ملک کرکے ایصال ثواب کا تقاضا پورا کرتے ہیں۔

اس صورت میں اہل قبور کو ثواب نہیں پہنچتا۔

ایصال ثواب کے لئے ضروری ہے کہ ہر پڑھنے والا خود ثواب پہنچائے۔ یعنی دل سے نیت کرکے ہاتھ اٹھا کر دعاء کرے اور زبان سے ایصال ثواب کے الفاظ کہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جو کچھ پڑھا اس کا ثواب کسی عالم دین یا نیک مسلمان کی ملک کردے۔ پھر وہ تمام ملک کیا ہوا اور خود اپنے پڑھے ہوئے کا بھی تمام ثواب درود شریف پڑھ کر بارگاہ الٰہی میں بتوسل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیاء و صالحین کو شامل کرکے جس کو خاص ثواب پہنچانا مقصود ہو اسے ایصال ثواب کرے۔ اس ایصال ثواب میں تمام مسلمان (زندہ ہوں یا فوت شدہ) سب کو شامل کرے اور صدق دل سے تمام مسلمانوں کی مغفرت ' بلندی درجات اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت و شفاعت کی دعاء کرے۔ اس طریقہ سے اللہ تعالے ثواب عطاء فرمادیتا ہے۔

یہ صحیح طریقہ ہے ثواب پہنچانے کا۔ تمام مردوں اور عورتوں کو اس کا لحاظ کرنا چاہیے۔ صرف پڑھ لینا اور ثواب نہ پہنچانا یا ثواب کسی کے ملک نہ کرنا یہ غلطی ہے۔ اس سے ثواب نہیں پہنچتا۔ اس غلطی سے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کو ضرور بچنا چاہیے۔!

واللہ تعالےٰ اعلم وعلمہ اتم۔

تمت بالخیر

خوشہ چین علمائے ربانین
قاری محمد قمرالدین السعیدی عفی عنہ
جامع مسجد غوثیہ۔ خدا داد کالونی۔ ملتان شریف

۴۔ ذوالحجۃ الحرام سن ہجری ۱۴۱۸۔

12 اپریل 1998ء۔ بروز جمعرات